طبِّ معصومینؑ

علّامہ رشید ترابی مرحوم

حیدری کتب خانہ

۱۴/۱۵ - مرزا علی اسٹریٹ - امام باڑہ روڈ - بمبئی ۹.....۴

سرکار علامہ رشید ترابی مرحوم و مغفور

ناشر
حیدری کتب خانہ
۱۴/۱۵ - مرزا علی اسٹریٹ، امام باڑہ روڈ، بمبئی - ۴۰۰۰۰۹

ہدیہ

ہادیانِ اُمت کو اتنا وقت کہاں ملا کہ وہ قیاس، مشاہدہ اور تجربہ کے بعد کسی "کلیّہ" کو بناتے۔ مگر یہ اعتراض وسیع النظر شخص کے سامنے بے وقعت ہوگا۔ جب کہ وہ جانتا ہو کہ ہم عام لوگ وما اوتیتم من العلم الاّ قلیلاً کے مطابق علم میں سے قلیل حصہ پائے ہوئے ہیں اور ہماری فراست ایسی نہیں کہ ہم ان ہستیوں کے علم کو چھو سکیں جو کہ راسخون فی العلم کے مصداق ہیں۔ پھر یہ کہ کتاب تمام علوم پر محیط و حاوی ہے اور یہ ذاتیں علماء کتاب ہیں۔ جہاں سینکڑوں سالوں کی جدّوجہد و کوشش کے بعد انگریزوں نے بڑی بڑی رصد گاہوں کو قائم کر کے سورج کی گردش کا پتہ لگایا۔ وہاں تقریباً ڈیڑھ ہزار سال قبل امیر المومنین حضرت علی علیہ السّلام نے سورۂ یٰسٓ کی آیت وَالشّمس تجری لمستقر لہا ذالک تقدیر العزیز العلیم سے آفتاب کی حرکتِ انتقالی کا استنباط فرمایا۔ اسی طرح علم ہئیت کے جملہ انکشافات جدیدہ آپ نے اپنے خطبوں میں بیان فرمائے، ملاحظہ ہو۔ الہیت والاسلام۔ (اُردو ترجمہ از مولانا محمد ہارون صاحب زنگی پوری اعلی اللہ مقامہ)

سالہا سال کی تحقیق کے بعد آج خورد بینوں سے یہ معلوم ہوا کہ چھوٹے چھوٹے جرثومے میں بھی (جن کی تعداد ایک انچ میں چھ ہزار تک ہوتی ہے) نر و مادہ ہوتے ہیں، اور ایک ہی جرثومہ خود اپنے میں دونوں قوتیں رکھتا ہے، تھوڑا سا درمیان میں لمبا ہو کر دو حصّوں میں بٹ جاتا ہے۔ اور پھر ہر ایک حصّہ ایک نئی مخلوق ہے۔ یہ تحقیق حال ہی میں ہوئی ہے، مگر معصومین علیہم السّلام نے اسی مسئلہ کا حل ایک چھوٹی سی آیت سے پیش کیا۔ وجعلنا فی کلّ شئ زوجین کہ ہم نے ہر چیز میں جوڑے رکھ دیئے۔ جہاں بھی لفظ شئے صادق آئے وہاں زوج کا ہونا لازم ہے۔ علمائے علم نباتات کی تحقیقات و فکر کے مطابق ایک ہی پھول میں اوپر کا حصہ مذکر اور نیچے کا حصّہ مونّث ہوتا ہے۔ چنانچہ جب چتر گل سے زرِ گل کی دھول غنچۂ گل کے دہنِ رحم پر

گرتی ہے تو تخم پیدا ہوتے ہیں۔ وہ بار آور ہوتا ہے مگر کمال صنعت صنّاع العالمین
انسان پر ختم ہوئی اور خلقتِ انسان پر خود خالق نے فخریہ ارشاد کیا کہ فتبارک اللہ
احسن الخالقین اور ساری کائنات اس انسان کے لئے مسخّر کی گئی۔ ذرّہ سے
لے کر آفتاب تک ہر چیز اُسی کے لئے اور ہر چیز صحتِ انسانی کو برقرار رکھنے کی کوشش
میں مصروف نظر آتی ہے۔

نئے علوم سے یہ اَمر ثابت ہے کہ جو نظام اس وقت زمینوں، آسمانوں میں
کار فرما ہے وہ ایک مکمّل تنظیم کے ساتھ ہر ذرّے میں موجود ہے۔ ذرّات کی فضا
میں جو الیکٹرون دورہ کر رہے ہیں ان کا حال بالکل اَیسا ہی ہے جیسا کہ آسمانی
فضاؤں میں سیّارے گردش کر رہے ہیں۔ اور جن کی رفتار منظّم اور حسابی ہے۔

اسی طرح انسانی جسم میں بھی ایک نظام جاری ہے جتنی خصوصیات خلقتِ
دُنیا میں خالق حکیم علی الاطلاق نے اَمرِ کُن سے ظاہر فرمائے وہ تمام اسی ترتیب کے
ساتھ جسمِ انسان میں موجود ہیں۔ اب اس تشریح کو امیر المومنین کے اس شعر کے مطابق
فرمالیں (اتزعم انک جرم صغیرٌ وّ فیک انطوی العالم الاکبر) یعنی
کیا تجھے یہ خیال ہے کہ تو ایک چھوٹا سا جرم ہے حالانکہ تیرے اندر ایک بڑا عالم سمایا
ہُوا ہے۔

ملاحظہ ہو کہ آسمانوں اَور زمینوں کی خلقت کے لئے ارشادِ خدا ہے کہ انکو
چھ دِنوں میں خلق کیا اور آخر میں کہا کہ۔ ثمّ استویٰ علی العرش یعنی پھر اس نے
اپنا عرش استوا کیا، اِسی طرح خلقتِ انسان کے چھ مراتب ہیں۔ طین (مٹّی)، نطفہ،
مُضغہ (جما ہُوا خون)، علقہ (لوتھڑا)، عظام (ہڈیاں)، لحم (گوشت) اور پھر خلقت
آخر۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین۔ اِسی لئے کہا گیا کہ دماغ انسانی آسمانوں
کی مانند ہے کہ اس میں مختلف قوّتیں اور افعال کے مختلف مراکز موجود ہیں۔

قرآن مجید کا علم جن کو عطا ہوتا ہے وہ تمام امراض کے علاج سے بخوبی واقف ہوتے ہیں، ان کے ارشادات کے مطابق قرآن کریم کا ایک ایک جملہ ایک ایک بیماری کے لئے حتمی علاج ہے۔ باوجود اس کے کہ ان نفوسِ قدسیہ نے اصولِ طب اور دواؤں کے افعال وخواص کے متعلق جن امور کا اظہار فرمایا ہے وہ ہمارے لئے علمِ طب کا ایک بیش بہا ذخیرہ ہے جس کی نظیر نہیں ملتی۔

آج جب کہ مغربی دنیا نے امراض کے لئے قوتِ ارادی (WILL POWER) کو آخری علاج تصور کیا ہے اور ایک طبقہ "گلوب" اسی قوت کے اثرات کا قائل ہے ہم کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ تیرہ سو برس سے بھی پہلے اسی قوتِ ارادی اور اس کے اثرات کے متعلق سید الموحدین نے ارشاد فرمایا تھا کہ تمہاری دوا تمہارے اندر موجود ہے کہ تمہیں شعور نہیں ہے اور نہ تمہیں دکھائی نہیں دیتا ورنہ کوئی حاجت ایسی نہیں ہے جو تمہارے وجود سے خارج ہو اور ہر شے تم میں موجود ہے۔ یعنی اس طریقۂ علاج کا بھی معصومین نے تذکرہ فرمایا ہے۔

حقیقی عالمانِ کتاب المبین جنکی ظاہری زندگی تقریباً ۱۲ سنہ ق (قبل از ہجرت) سے شروع ہو کر ۲۶۰ھ تک ختم ہو جاتی ہے نشر علوم میں اپنی آپ نظیر ہیں۔ سب جانتے ہیں کہ دنیا کے تمام مذاہب نے اپنے قائدین اور اپنے پیشواؤں کے مذاکرہ کو ان کی دینی خدمات کی وجہ سے باقی رکھنا چاہا ہے۔ مگر اسلام کے رہنما صرف دینی حیثیت ہی نہیں رکھتے بلکہ دنیوی نکتہ نظر سے جن اصولوں کو ان ہستیوں نے اجمالاً پیش کیا آج وہ کسی اور مذہب میں ہم کو نہیں ملتے۔ کلام مجید جس طرح کھانے پینے کے آداب، رہن سہن کا طریقہ، تجارتی ڈھنگ، آدابِ جنگ اور تمام دنیوی احکام کے لئے جامع ہے۔ اس طرح توریت، زبور اور انجیل میں یہ چیزیں نہیں ہیں۔ اور نہ حقیقی علماء وارثانِ کتاب نے جس طرح علم حکمت، جفر، ہیئت، فلسفہ،

تمدّن و معاشرت، خرید و فروخت اور دیگر مختلف علوم کے متعلق ارشادات فرمائے
ہیں اس طرح کسی قائد اور پیشوا نے نہیں بتلائے۔

احکام شریعت تک کے لئے ہم کو ارشاد ہوا کہ یہ سب دُنیا میں صحتِ
انسانی کے قیام کے لئے ہیں۔ ورنہ معرفتِ الٰہی ان قیود و عبادات سے منزّہ و
مبرّہ ہے۔ حکمِ نماز و روزہ جسمِ انسانی کی اصلاح سے متعلق ہے۔ ادائے حقوق
اور زکوٰۃ و خمس کے احکام اصلاحِ مال کے لئے مفید ہیں۔ جہاد اپنے حقوق کی
بقا اور مذہبِ حقّہ کی علمداری کا قیام ہے۔ الغرض شرعی احکامات کی مفصّل
توضیحات کے لئے کتاب "علل الشرائع" ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ سرِدست
علومِ جدیدہ و عصریہ سے متعلق ایک چھوٹی سی مثال پیش کی جاتی ہے کہ وضو کے
احکام میں ناک میں پانی چڑھانا آج ایک انتہائی تعجب خیز نتیجہ مہیا کرتا ہے۔ اور
وہ یہ کہ دماغ کے کیڑے سے محفوظ رہنے کے لئے اس سے بہتر اور کوئی نسخہ نہیں ہے،
دماغ میں جب کیڑے پیدا ہوتے ہیں تو بڑی سے بڑی دوائیں ان کو ہلاک کرنے میں
بیکار ثابت ہوتی ہیں مگر پانی کا صرف ایک قطرہ اُن کا یقینی قاتل اور دافع ہے۔

شارعِ مقدس کے جملہ احکام ہماری جسمانی اور روحانی صحت کے برقرار
رکھنے کے لئے ہیں۔ کلیاتِ طب محض خورد و نوش کی اصلاح، اعتدالِ معدہ اور
نفسانی قوتوں کے برمحل کام کرنے کی صلاحیتوں کو معتدل رکھنے کا نام ہے چنانچہ
کلام مجید کی جامعیت ملاحظہ فرمائیں کہ ارشاد ہے کہ کھاؤ پیو اور اسراف (زیادتی)
نہ کرو۔ اگر اس حکم پر انسان کاربند ہو تو عمر بھر بیمار نہ ہو۔ اعتدال جسم کو قو
کرتا ہے۔ رنگت کو صاف کرتا ہے۔ روحانی اور جسمانی طاقتوں کو زیادہ کرتا ہے
ضرورت کے وقت پانی کا استعمال ہاضمہ برقرار رکھتا ہے اور روح و دل کو
فرحت دیتا ہے۔ کلام مجید نے اصل طب کا ایک جملے میں احاطہ کیا ہے۔ ایک

مقام پر خلقتِ انسانی کے متعلق ارشاد ہے کہ "اور اللہ نے تم کو زمین سے ایک خاص طور پر پیدا کیا پھر تم کو زمین میں ہی لے جائے گا اور (زمین ہی سے) تم کو باہر لے آئیگا۔" (سورۃ نوح ۱۷، ۱۸) یعنی خدا نے یہاں انسان کو نباتات سے مشابہ فرمایا اور چونکہ نمو اور روئیدگی میں یہ مثال کامل ہے اس لئے انسان نے بھی جب امراض، علاج دریافت کرنے کی کوشش کی اور بندر کو دوسرے سانپ کاٹے بندر کا علاج نرم تنے کے پودے سے کرتے ہوئے دیکھا اور سانپ کو سونف کھاتے ہوئے دیکھا تو اس نے بھی اپنے علاج کے لئے فطری طور پر "بوٹیوں" کو پسند کیا اور پھر نباتات میں حکمتِ بالغہ یہ کہ ارشاد ہوا "آپ فرما دیجئے ہر (شئے) اپنے فطری طریقے پر مصروف کار ہے سُنو آپکا رب خوب علم رکھتا ہے کہ جو راہِ ہدایت پر گامزن ہو۔" (بنی اسرائیل ۸۴) اِس آیت میں ربّ الحکیم نے لفظ "شاکلہ" استعمال کیا ہے اور شارحین نے اِس لفظ کے معنی یوں تحریر کئے ہیں۔

شاکلہ :- شکل وصورت، میلان کی سمت اور جہت۔ (شرح قاموس)
شاکلہ :- شکل، طرف، گوشہ، نیّت، طریقہ، مذہب۔ (محیط المحیط)
شاکلہ :- خلقت اور ملکہ۔ (امام محی الدّین ابنِ عربی)
شاکلہ :- میلان طبعی۔ (لُغات القرآن محمّد ابنِ ابی بکر رازی)
شاکلہ :- طبیعت کا میلان (معالم التنزیل علاّمہ بغوی)

اَلغرض کلام مجید کے اس کلیئے سے نباتات میں جو کچھ ہے یقیناً ہمارے لئے مفید ہے۔ مگر چونکہ بمطابق قرآن ہمیں قلیل علم حاصل ہے اس لیئے ہماری ناقص فہم وفراست حقیقی طور پر ان کے مضمر جواہر و اثرات پر دسترس نہیں رکھتی ہے۔ ہم نہ ہی صحیح وجامع تشخیص کر سکتے ہیں اور نہ ہی ان کے افعال وخواص سے پوری طرح واقفیت رکھتے ہیں۔ اب شاکلہ کی مثالیں ملاحظہ ہوں۔

آخروٹ کا مغز انسانی مغز کا ہمشکل ہے۔ اور یہ دماغ کے لئے انتہائی
مفید ہے۔ امرود کی صورت مثانہ سے مشابہ ہے اور امراض مثانہ کی بہترین دوا ہے۔
سی طرح انجیر، جگر اور سرطان کے لئے نفع بخش ہے۔ عنّاب آنکھوں کے لئے نافع
ہے۔ اس طرح کی لاکھوں چیزیں مل سکتی ہیں مگر کائنات کا پورا علم کس کو ہو سکتا ہے،
لبتہ کوشش اور ریسرچ کی راہیں کھلی ہوئی ہیں۔ اور پھر جب ماہیت کا علم ہو جائے
جزئیات کا ادراک ہو جاتا ہے۔

قرآن مجید وہ قانون طب ہے جس کے ہر امر و نہی پر عمل کرنا (حلال و
رام کا لحاظ رکھنا) انسانی صحت کے لئے بہت ہی مفید ہے۔ جن کے سینوں پر
رآن نازل ہوا۔ ان کے ارشادات کو اگر ہم بہ نظر عمیق دیکھیں تو ظاہر ہوگا۔ کہ ان
ضرات کا علم الابدان بھی منجانب خدا تھا۔ (یعنی وہبی تھا) یہ حسنِ اعتقاد نہیں ہے
لہ حسب تصریح بالا علم ابدان کلام الہٰی میں موجود ہے اور یہ نفوسِ قدسیہ وارثانِ
کتابِ ربّانی ہیں۔

جابر طاقتیں بڑے بڑے جرّاحوں اور حکیموں سے جن بیماریوں کا علاج نہ
کروا سکیں وہاں مقدس ہستیوں کے ذرا سے ارشاد نے اس طرح مرض دفع کیا کہ
لوگوں نے حیران ہو کر انگلیاں منہ میں لے لیں۔ اسکی وضاحت متوکّل عباسی کے
مرضِ سرطان کے علاج میں ملے گی (یہ واقعہ شارح حقیر کی کتاب "صرف ایک
راستہ" میں مفصّل درج کیا گیا ہے)

نظرِ انصاف سے ملاحظہ فرمائیے کہ خلیفہ مامون رشید کی درخواست پر حضرت
امام علی ابنِ موسیٰ الرّضا علیہ السّلام اسرارِ طب (رسالہ ذہبیہ) پر ایک رسالہ
تحریر فرمائیں اور فرزندِ رسولؐ، ہادیٔ امت کے قلم سے ایسے طب کے راز ظاہر
ہوں جن کو دیکھ کر بڑے بڑے اطبّاء دنگ رہ جائیں۔ اس مختصر سی تالیف میں وہ

ارشادات بھی جمع کرلئے گئے ہیں۔

منصور دوانقی کے دربار میں صادقِ آلِ محمد علیہم السّلام تشریف فرما تھے ایک ہندی طبیب نے اپنے علم پر ناز کیا معلومات کا اظہار کیا۔ امامؑ خاموشی سے سنتے رہے۔ ہندی نے جرأت کی اور کہا کہ آپ اس علم سے ضرور استفادہ کریں۔ ارشاد ہوا کہ مجھے تیرے علم کی کوئی ضرورت نہیں۔ تیرے معلومات سے میرا علم کہیں زیادہ ہے اس نے عرض کی کچھ ارشاد ہو۔ فرمایا! خدا پر بھروسہ رکھ کر ہر مرض کا علاج اسکی ضد سے کیا جائے۔ یعنی گرمی کا علاج ٹھنڈک سے اور خنکی کا علاج حرارت سے خشکی کا تری سے، اور تری کا خشکی سے۔ اے طبیب! جان لے کہ معدہ بیماریوں کا گھر ہے۔ اور بہت بہترین علاج پرہیز ہے۔ اور انسان جس چیز کا عادی ہو وہی اسکے مزاج کے موافق اور سبب صحت ہوگی۔ طبیب نے عرض کیا، یہی اصول طب ہے۔ ارشاد فرمایا کہ یہ علم منجانب الٰہی ہے۔ کیا تو بتا سکتا ہے کہ آنسو و رطوبت کے جاری ہونے کی جگہ سر میں کیوں قرار پائی؟ سر پر بال کیوں پیدا کئے گئے؟ پیشانی بالوں سے کیوں خالی ہوئی؟ ماتھے پر خطوط و شکن کیوں ہوتے ہیں؟ دونوں پلکیں آنکھوں کے اوپر کیوں ہیں؟ دونوں آنکھیں بادام کی شکل جیسی کیوں ہیں؟ ناک دونوں آنکھوں کے درمیان میں کیوں ہے؟ ناک کا سوراخ نیچے کی جانب کیوں ہوا؟ منہ کے اوپر دونوں ہونٹ کیوں بنائے گئے؟ سامنے کے دانت تیز کیوں ہوئے؟ داڑھ چوڑی کیوں ہوئی؟ اور ان دونوں کے درمیان لمبے دانت کیوں ہیں؟ دونوں ہتھیلیاں بالوں سے خالی کیوں ہیں؟ مردوں کو داڑھی کس لئے ہوتی ہے؟ ناخن اور بال میں جان کیوں نہیں دی گئی؟ دل صنوبر کا ہمشکل کیوں ہوا؟ پھیپھڑوں کو دو ٹکڑوں میں کیوں تقسیم کیا گیا، اور وہ متحرک کیوں ہے؟ جگر کی شکل محدب (کبڑی) کیوں ہے؟ گردہ لوبیے کی طرح پر کیوں بنایا گیا؟ دونوں گھٹنے آگے کی طرف جھکتے ہیں نہ پیچھے

کی طرف کیوں نہیں جھکتے ؟ دونوں پاؤں کے تلوے بیچ سے خالی کیوں ہیں ؟ — اور آخر میں جب اُس نے محوِ حیرت ہو کر ان سوالات کے جوابات میں اپنی لاعلمی کا اظہار کیا تو خود ہی ارشاد فرمایا کہ :-

اگر سر میں رطوبت و فضلات کی جگہ نہ ہوتی تو خشکی کے باعث پھٹ جاتا۔ اس لئے خدا نے آنسوؤں کی روانی کا بندوبست وہاں کیا تاکہ اس رطوبت سے دماغ تر رہے اور پھٹنے نہ پائے۔ بال سر کے اوپر اس لئے اُگتے ہیں کہ ان کی جڑوں سے روغن وغیرہ دماغ تک پہونچ جائے۔ ان مساموں سے دماغی بخارات بھی نکلتے ہیں۔ دماغ زیادہ گرمی اور زیادہ سردی سے محفوظ رہتا ہے۔ پیشانی بالوں سے اس لئے خالی ہوتی کہ اس جگہ سے آنکھوں میں نور پہنچتا ہے۔ اور ماتھے میں خطوط و شکن اس لئے ہوئے کہ سر سے جو پسینہ گرے وہ آنکھوں میں نہ پڑ جائے۔ جب شکنوں میں پسینہ جمع ہو تو انسان پونچھ کر پھینک دے جس طرح زمین پر پانی پھیل کر گڑھوں میں جمع ہو جاتا ہے۔ اور دونوں پلکیں اس لئے آنکھوں پر قرار دی گئیں کہ آفتاب کی روشنی اسی قدر آنکھوں پر پڑے جس قدر کہ ضرورت ہو۔ تو نے دیکھا ہوگا جب انسان زیادہ روشنی میں بلندی کی جانب کسی چیز کو دیکھنا چاہتا ہے تو ہاتھ کو آنکھوں پر رکھ کر سایہ کر لیتا ہے۔ اور ناک کو دونوں آنکھوں کے بیچ میں اس لئے قرار دیا کہ منبع نور سے روشنی تقسیم ہو کر دونوں آنکھوں میں برابر پہونچے۔ آنکھوں کی بادامی شکل اس لئے ہے کہ اس میں سرمہ اور دوائی وغیرہ آسانی سے ڈالی جاسکے۔ اگر مربع شکل یا گول ہوتی تو اس میں سلائی لگانا یا دوائی ڈالنا مشکل ہوتا۔ اور آنکھوں کی بیماری آسانی سے رفع نہ ہوتی۔ ناک کا سوراخ نیچے کی طرف اس لئے بنایا گیا کہ دماغ کے فاضل و غیر ضروری مادّے بآسانی دفع ہوں۔ اور ہر شئے کی بو بسہولت دماغ تک پہونچ جائے اگر ناک کا سوراخ اوپر کی جانب ہوتا تو نہ ہی فضلات خارج ہوتے اور نہ ہی دماغ تک بو و خوشبو پہنچ پاتی۔

دونوں ہونٹ اس لئے منھ کے اوپر بنائے گئے کہ جو رطوبتیں دماغ سے منھ میں آجائیں وہ رکی رہیں اور کھانا پینا بھی انسان کے اختیار میں رہے۔ کھائے چاہے پھینک دے، مردوں کی داڑھی اس لئے ہے کہ عورت اور مرد میں تمیز ہو سکے اور آگے کے دانت اس لئے تیز ہوئے کہ کسی شئے کا کاٹنا سہل ہو اور داڑھیں چوڑی اس واسطے بنائیں کہ غذا کا چبانا اور پیسنا آسان ہو۔ اور ان کے درمیان والے دانت لمبے اس لئے بنائے کہ دونوں کے استحکام اور قیام کا باعث ستون ہوں۔ ہتھیلیوں پر بال اس لئے نہیں ہوئے کہ کسی چیز کو چھونے سے اسکی ملائمی، گرمی، سردی اور سختی وغیرہ کا احساس ہو سکے اگر ہتھیلیوں پر بال اُگے ہوتے تو ان بالوں کا محسوس کرنا مشکل ہو جاتا۔ بال و ناخن بے جان اس لئے ہیں کہ اس کا زیادہ بڑھ جانا خرابی پیدا کرتا ہے اور اس کی کمی حسن پیدا کرتی ہے۔ اگر ان میں جان و حس ہوتی تو ان کو کاٹتے وقت انسان کو تکلیف شدید ہوتی۔ دل کی شکل صنوبر کے مانند اس لئے ہے (یعنی اسکا سر پتلا اور جڑ چوڑی ہے) کہ آسانی سے پھیپھڑوں میں ٹکا رہے۔ اور پھیپھڑوں کی ہوا اسے ملتی رہے اور ٹھنڈک پہنچتی رہے تاکہ دماغ کی طرف بخارات چڑھ کر بیماریاں پیدا نہ کریں۔ اور پھیپھڑے کے دو حصے اس لئے ہوئے کہ دل ان کے درمیان میں محفوظ رہے۔ اور پھیپھڑے بطور پنکھے اس کو ہوا مہیا کرتے رہیں۔ جگر کو جھکا ہوا اور خمیدہ اس لئے بنایا گیا کہ پورے طور پر معدہ قرار لے اور اپنے بوجھ و گرمی سے غذا ہضم کرے اور بخارات کو دفع کرے۔ گردے کو لوبیہ کے دانے کی طرح اس لئے بنایا کہ پشت کی جانب سے اس میں مادۂ تولید آتا ہے اور بہ سبب کشادگی و تنگی کے اس میں سے بتدریج تھوڑا تھوڑا نکلتا ہے جس کے باعث لذت محسوس ہوتی ہے۔ اگر وہ گول یا چوکور ہوتا تو اس سے یہ بات حاصل نہ ہوتی۔ اور گھٹنے پیچھے کی طرف اس لئے نہیں جھکتے کہ چلنے میں آسانی ہو تاکہ انسان آگے کو سہولت کے ساتھ چل

سے اگر ایسا نہ ہوتا تو چلنے میں انسان گر پڑتا۔ اور دونوں قدم بیچ سے خالی اسلئے ہوئے کہ اگر خالی نہ ہوتے تو پورا بوجھ زمین پر پڑتا اور سارے بدن کا بوجھ اٹھانا مشکل ہوتا اور قدم کے کنارے پر بوجھ پڑنے سے باآسانی پاؤں اٹھا سکتے ہیں جب کوئی بچہ منھ کے بل گرنے لگے تو پنجوں کے زور پر سنبھل سکتا ہے۔ یہ فرما کر طبیب ہندی سے ارشاد ہوا کہ یہ علم رسولؐ، ربّ العالمین سے حاصل کیا ہے، اور یہ علم لدنّی ہے۔"

قرآن حکیم کے عالم کا کیا کہنا۔ وہ طبیب روحانی ہوتا ہے۔ اور علم تشریح سے پوری طرح واقف۔

صادقِ آلِ محمد علیہم السلام نے نعمان سے فرمایا کہ بتا آنکھوں میں شوریت، کانوں میں تلخی، ناک میں رطوبت، اور لبوں میں شیرینی، اس حکیم مطلق نے کیوں پیدا کی؟ پھر خود ہی آپ نے ارشاد فرمایا۔

"دونوں آنکھیں چربی کی ہیں، اگر شوریت نہ ہو تو دونوں پگھل جائیں، کانوں کی تلخی رات کو سوتے وقت حشرات الارض کو کانوں میں گھسنے نہیں دیتی، ناک کی رطوبت، سانس کی آمد و رفت میں انتہائی سہولت پیدا کرتی ہے اور خوشبو و بدبو کا احساس کرواتی ہے، لب اور زبان کی مٹھاس سے انسان کو کھانے میں لذت محسوس ہوتی ہے۔

امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ چار باتوں سے دوا و علاج کے محتاج نہ ہوگے۔ جب تک بھوک نہ لگے کھانا نہ کھاؤ۔ کچھ کھانے کی خواہش باقی رہنے پر کھانا ترک کر دو۔ کھانا خوب چبا کر کھاؤ۔ سوتے وقت رفع حاجت کر کے سوؤ۔

اس مقدمہ کی غرض و غایت یہ ہے کہ خواص ناظرین اس کتاب کو بہ نظر غائر ملاحظہ فرمائیں تو ان کو اس مختصر سی تالیف میں بہت سی کام کی باتیں دفعیۂ امراض کے لئے مفید ہدایتیں ملیں گی۔ خاص طور پر طبیبوں اور معالجوں سے یہ

التماس ہے کہ مؤلف طبیب نہیں ہے۔ مختلف کتب سے جو چیزیں جمع ہو سکتی ہیں، ان کو ایک جگہ اکٹھا کر دیا گیا ہے، اگر تحقیق و تدقیق کے بعد علاج الامراض میں کوئی نسخہ تشریح و تفسیر کا محتاج ہو تو اس کے فائدے سے عوام کو محروم نہ فرمائیں۔ آخر میں یہ عرض کر دینا ضروری ہے کہ نسخہ جات کی ترتیب کسی خاص نظام پر نہیں ہے اور یہ بھی ملحوظ خاطر رہے کہ عرب و عجم کے بیماروں نے اِن اَدویہ کا استعمال کیا ہے اس لئے بہ اعتبار مقام و ملک، مقدار و اَوزان میں حکماء ہر قسم کی تبدیلی کے مجاز ہیں اور یہ تالیف ہر قسم کی تحقیق و تدقیق کیلئے ہدیۂ اطباءِ کرام ہے (فقط)

المؤلف رضا حسین رشید ترابی (مرحوم) اعلی اللہ مقامہ

(بی۔ اے)

نسخہ ہائے جامعہ

● — امام علی النقی علیہ السلام نے جو دوائے جامع ارشاد فرمائی وہ یہ ہے۔
سنبل (سنبل الطیب) ایک تولہ۔ زعفران ایک تولہ۔ قاقلہ (الائچی) ایک تولہ۔ خربق سفید ایک تولہ۔ اجوائن خراسانی ایک تولہ۔ فلفل سفید ایک تولہ۔ یعنی ہر چیز کا وزن برابر۔

اور یہ سب ایک حصہ اس کے برابر ایک حصہ یعنی چھ تولے فرفیون کو ملا کر خوب کوٹ چھان کر۔ دو حصہ یعنی بارہ تولے شہد (کف گرفتہ یعنی جھاگ اُتارا ہوا) کے ساتھ ملا کر (چنے کے دانے کے برابر) گولیاں بنا لیں اور :۔

(۱) —— سانپ، بچھو وغیرہ کے کاٹے ہوئے مریض کو ایک گولی ہینگ کے پانی

کیساتھ کھلائیں۔

(۲) — سنگِ مثانہ (پتھری) کے لئے ایک گولی "مولی" کے عرق کیساتھ کھلائیں

(۳) — لقوہ اور فالج کے لئے ایک گولی "آب مرزنجوش" (تلسی بوٹی کے عرق) کے ساتھ ناک میں ٹپکائیں۔

(۴) — دفع خفقان (دل کی بے چینی اور گھبراہٹ وغیرہ) کے لئے ایک گولی "زیرہ کے جوشاندہ" کے ساتھ کھلائیں۔

(۵) — سردیٔ معدہ کیلئے ایک گولی "جوشاندۂ زیرہ" کیساتھ کھلائیں۔

(۶) — دائیں پہلو کے درد کے لئے ترکیب بالا پر عمل کرائیں۔

(۷) — اگر بائیں پہلو میں درد ہو تو یہی گولی "ریشۂ کرفس" (ایک دوا کا نام ہے) کو جوش کردہ پانی سے استعمال کرائیں۔

(۸) — مرضِ سل کے لئے ایک گولی گرم پانی کے ساتھ کھلائیں۔

(نوٹ) دوائیوں کو کوٹنے کے بعد بہتر یہ ہے کہ سفوف کو کسی نرم ریشمی کپڑے سے چھان لیا کریں۔

(۲) روایت کی گئی ہے کہ مغز املتاس آدھا سیر اتنے ہی پانی میں ایک رات و دن بھگوئیں، پھر صاف کر کے شہد کف گرفتہ (جھاگ اتارا ہوا) اور آدھا سیر پانی اور تین چھٹانک روغنِ گلِ سرخ ملا کر نرم آنچ پر قوام بنالیں پھر صاف کر کے ٹھنڈا کرلیں اس کے بعد فلفل، دار فلفل، قرنفل، لونگ، الائچی، زنجبیل، دار چینی، جوز بوا ہر ایک ساڑھے تیرہ ماشہ لے کر کوٹ چھان کر اس میں ملائیں اور شیشے یا چینی کے برتن میں بھر کر رکھ چھوڑیں۔ بوقت ضرورت تین دن تک ۹ ماشہ روز نہار منہ کھالیا کریں، غلبہ سودا، غلبہ صفرا و بلغم، دردِ معدہ، ہاتھ پاؤں کا پھٹنا، متلی وقے، بخار، پیچش، پیٹ کا درد، دردِ جگر، سر کا بخار، یرقان اور مختلف قسم کے شدید بخار، دردِ مثانہ،

امراضِ عضوِ تناسل، ان سب بیماریوں کے لئے مفید ہوگی۔ مگر خرفہ (کلفہ)، مچھلی، سرکہ، سبزی کا پرہیز ہونا چاہیئے۔ غذا میں صرف اناج ہو اور روغن کنجد (تل کا تیل)۔

(۳) ایک دن فرعون نے کل قوم بنی اسرائیل کی دعوت کی اور جو کھانا انھیں کھلایا اس میں زہر ملا دیا کہ وہ مرجائیں مگر حق تعالیٰ نے یہ دوا حضرت موسیٰؑ کے پاس بھیجی اور جب ان لوگوں نے یہ دوا کھائی تو زہر کے اثر سے بالکل محفوظ رہے۔ ترکیب دوا جو حضرت جبرئیلؑ نے بیان کی وہ آنحضرتؐ سے اس طرح مروی ہے۔ تھوڑا لہسن (آدھا سیر) چھیل کر اور کچل کر ایک پتیلی میں ڈال دیں اور اس کے اوپر گائے کا گھی اتنا ڈالیں کہ لہسن کے اوپر آجائے پھر پتیلی کے نیچے ہلکی ہلکی آنچ کریں، اتنی دیر تک کہ سب روغن لہسن میں جذب ہو جائے ذرا بھی باقی نہ رہے، پھر نئی بیائی ہوئی گائے کا دودھ اتنا ہی کہ جتنا گھی تھا، ڈال دیں اور ہلکی آنچ اتنی ہی دیر تک کرتے رہیں کہ دودھ بھی سارا جذب ہو جائے۔ اسی طرح اتنا ہی شہد کف گرفتہ (جھاگ اُتارا ہوا) بیان کردہ ترکیب سے جذب کرائیں۔ اسکے بعد کالا دانہ (اسپند حرمل) تین تولہ اور فلفل سیاہ، تخم ریحاں ڈیڑھ ڈیڑھ تولہ نیم کوفتہ[1] پتیلی میں ڈال کر اُس کو لہسن میں خوب ملائیں پھر ایک برتن لیکر اس کے اندرونی حصّے کو گائے کے گھی سے چکنا کرکے یہ دوا اسمیں ڈال کر چالیس دن "جو" کے کھتّے یا راکھ کے ڈھیر میں دبائیں جب چالیس روز گذر جائیں تو دوا تیار ہو جائے گی۔ اس کے بعد یہ جتنی پرانی ہوتی جائے گی اتنی ہی اچھی اور طاقتور ہو جائے گی۔ اور فرمایا کہ "جو" کے کھتّے یا راکھ سے نکلنے کے بعد ایک مہینہ گذر جائے تو نیا و پرانا لقوہ، اندرونی بیماریاں، پرانی کھانسی، بالا مارا، آنکھ کا ڈھلکا، پاؤں کا درد، ضعفِ معدہ، مرگی، اُم الصبیان، عورتوں کا خواب میں مختلف شکلوں کو دیکھ کر ڈرنا، زرد آب یعنی پت اور بلغم کی زیادتی، سانپ، بچھو کے کاٹے کا زہر، ان سب کے لئے یکساں یہ دوا نافع ہے اور جب دو مہینے

[1] بھر بھرا مسلا ہوا۔

اس پر گذر جائیں تو دانتوں کے درد اور بلغمی امراض کے لئے نہار منہ آدھے اخروٹ کے برابر کھانی چاہئے۔

تین مہینے کے بعد :- بخار، لرزہ، کپکپی اور آنکھوں کی بیماریوں کیلئے بہت مفید ہے۔

چار مہینے کے بعد :- دھند اور ضیق النفس (دمہ) والے کو مفید ہوگی۔

پانچ مہینے کے بعد :- درد سر والے کے لئے آدھی مسور کے دانے کے برابر یہ دوائی بنفشہ کے روغن میں ملا کر ناک میں ٹپکانا بہت مفید ہے۔

چھ مہینے کے بعد :- آدھے سر کے درد (دردِ شقیقہ) والے کے لئے یہ دوا مسور کے دانے کے برابر روغن بنفشہ میں ملا کر دائیں کے اول حصے میں جدھر درد ہو اس طرف کے نتھنے میں ٹپکانا مفید ہوگا۔

سات مہینے کے بعد :- کان کے درد کے لئے مسور کے دانے کے برابر روغنِ گل میں ملا کر دن کے اول حصے میں اور رات کو سوتے وقت کان میں ٹپکانا بہت نافع ہے۔

آٹھ مہینے کے بعد :- پانی کے ساتھ اس دوا کا کھانا جذام کیلئے مفید ہے۔

نو مہینے کے بعد :- نیند کی زیادتی کے لئے اور سوتے میں ڈرنے اور سوتے میں بڑبڑانے کے لئے نہار منہ اور سوتے وقت مسور کے دانے کے برابر روغنِ تخم مولی کے ساتھ کھانا مفید ہے۔

دس مہینے کے بعد :- صفرا اور اندرونی بخارات کی زیادتی اور عقل کی کمی کیلئے دانہ مسور کے برابر سرکہ کے ساتھ کھائیں اور آنکھوں کی سفیدی کے لئے نہار منہ اور سوتے وقت کھائیں۔

گیارہ مہینے کے بعد :- اس سودا کے لئے جو آدمی کو خوف اور وسوسہ میں ڈالتا ہے، سوتے وقت ایک چنا بھر بغیر کسی روغن کے ساتھ کھائیں۔

بارہ مہینے کے بعد :- پرانے اور نئے فالج کے لئے ایک چنا بھر عرق مروہ یعنی

تلسی یا ریحان کے ساتھ کھائیں اور زیتون کے تیل اور ...کے ساتھ ملا کر سوتے وقت پاؤں میں ملیں، اور سرکہ، دودھ، چھاچھ اور مچھلی کے ساتھ ساتھ ہر قسم کی سبزی سے پرہیز کریں۔

تیرہ مہینے کے بعد:- ایک چنا کے برابر عرق ستداب یعنی پودینہ سے ملتی جلتی ایک بوٹی ہے اس میں حل کر کے رات کے آدھے حصہ میں پینا اندرونی درد اور عبث حرکات مثلاً بلاوجہ ہنسنا، باربار ناک میں انگلی ڈالنا، داڑھی کے ساتھ کھیلنا اور ناخن نوچنا وغیرہ کے لئے مفید ہے۔

چودہ مہینے کے بعد:- ہر قسم کے زہر کا اثر دور کرنے کے لئے بہت مفید ہے، اگر کسی کو زہر کھلایا گیا ہو تو بینگن کے بیج کوٹ کر جوش دے کر صاف کریں اور علی الصبح چنا کے دانے کے برابر یہ دوا اس میں ملا کر کھلائیں اور اوپر سے نیم گرم پانی پلائیں، تین چار روز کا یہ عمل کافی ہوگا۔

پندرہ مہینے کے بعد:- امراض بادی اور سحر (جادو۔ ٹونہ) کے دفعیہ کے لئے بہت ہی مفید ہو جاتی ہے۔

سولہ مہینے کے بعد: آدھے مسور کے دانے کے برابر بارش کے تازہ پانی میں حل کر کے جس شخص کی بینائی کم ہو گئی ہو اس کی آنکھوں میں صبح و شام اور سوتے وقت چار دن لگانا مفید ہوگا۔ زیادہ سے زیادہ آٹھ دن میں ضرور فائدہ ہوگا۔

سترہ مہینے کے بعد:- جذام کے دفعیہ کے لئے اس کا ایک گولی (چنا کے برابر) نہار منھ اور سوتے وقت گائے کے گھی کے ساتھ کھلائیں اور ایک گولی کے برابر بدن پر مالش کریں، اور ذراسی دوا زیتون کے تیل یا روغن گل سرخ (گلاب) میں ملا کر دن کے پچھلے پہر حمام میں جا کر ناک میں ٹپکائیں۔

اٹھارہ مہینے کے بعد:- چھیپ کے دفعیہ کے لئے متاثرہ جگہ کو سوئی سے اتنا گودیں کہ خون نکل آئے اور پھر چنا بھر یہ دوا روغن بادام (کڑوے باداموں کا تیل)

یا صنوبر کے روغن میں ملا کر تھوڑی سے کھائیں اور تھوڑی سی ناک میں ٹپکائیں، اور ذرا سی دوا میں تھوڑا سا نمک ملا کر اس جگہ پر ملیں۔

انیس مہینے کے بعد:- چنا بھر یہ دوا اور ایک "جو" کے برابر اندرائن کا پھل یعنی تخم حنظل، تھوڑے سے میٹھے انار کے عرق میں ملا کر نہار منھ کھلائیں، پرانے اور جلے ہوئے بلغم اور مرض نسیان (بھول چوک) اور فراموشی کے لئے مفید ہوگی۔

بیس مہینے کے بعد:- بہرے پن کے لئے مسور بھر دوا گندر (ایک گوند کا نام ہے) کے پانی میں حل کر کے کان میں ٹپکائیں اور تھوڑی سی سر اور تالو پر ملیں نیز سرسام کی شکایت میں کھٹے انار کے عرق کے ساتھ مفید ہے۔

(۴) کمزوری باہ، گٹھیا، پیٹ کے درد، کمر کے درد، سر کے درد، سینے کے درد، ہر قسم کے پرانے درد، ریاح شکم، سلس البول (پیشاب کا رک رک کر یا قطرہ قطرہ ہو کر آنا) دل کی گھبراہٹ، دمہ، متلی و قے، معدے کے کیڑے، یرقان، زیادتی پیاس، تپ و لرزہ، نقصان و بطلان اشتہا (بھوک)، کمزوری قلب، دماغ کو نفع بخش ہونے کے لئے نسخہ مندرجہ ذیل مروی ہے۔

ہلیلہ سیاہ۔ ہلیلہ زرد، سقمونیا ہر ایک سوا دو تولہ۔ فلفل، دار فلفل، زنجبیل سرخ، زرنباد، خشخاش سرخ، سیندھا نمک ہر ایک ۱½ تولہ۔ ناگیسر، الائچی، بالچھڑ، ستاور، چوب بلسان، حب بلسان، تخم مقشر، علک رومی، مصطگی رومی، عاقر قرحا، دار چینی ہر ایک نو ماشہ۔

ترکیب:- سوائے سقمونیا کے باقی سب دواؤں کو ایک جگہ کوٹ چھان کر پھر سقمونیا کو بھی علیحدہ کوٹ چھان لیں۔ اس کے بعد بیس تولہ یعنی ۴ چھٹانک دیسی شکر اور تھوڑا شہد یعنی بیس تولہ، ایک پتیلی میں ڈال کر بقدر ضرورت یعنی ایک پاؤ پانی شریک کر کے قوام درست ہونے پر باقی ادویات ملا کر معجون بنالیں ضرورت کے

وقت ۹ ماشہ نہار منہ اور ۹ ماشہ شام کو سوتے وقت کھائیں، اوپر بیان کردہ بیماریوں کے لئے مفید ہیں۔

(۵) ــــ کلینیؒ نے معتبر حدیث سے روایت کی ہے کہ اسمٰعیل ابنِ فضل نے حضرت جعفر صادق علیہ السّلام کی خدمت میں قراقرِ معدہ (پیٹ کی گڑبڑی) اور کھانا ہضم نہ ہونے کی شکایت کی۔ امامؑ نے ارشاد فرمایا کہ تو وہ شربت کیوں نہیں پیتا، جو ہم پیتے ہیں۔ اس سے کھانا ہضم ہو جاتا ہے۔ اور قراقر بھی دفع ہو جاتا ہے۔ پھر اسکی ترکیب یوں تعلیم فرمائی۔

سَوا تین سیر منقّٰی لے کر خوب دھوئیں۔ اور ایک برتن میں ڈال کر اتنا پانی بھریں کہ منقّٰی کے اوپر تک آجائے۔ اگر جاڑے کا موسم ہو تو تین رات تک بھگو رکھیں، بعد میں مَل کر اور چھان کر صاف شدہ پانی ایک پتیلی میں ڈال کر اتنی دیر جوش دیں۔ کہ دو ثلث (۲/۳) کم ہو جائے۔ اور ایک ثلث (۱/۳) پانی رہ جائے۔ پھر ایک پاؤ صاف شدہ شہد اس میں ڈال کر اتنی دیر تک جوش دیں کہ پاؤ بھر اور گھٹ جائے اِس کے بعد، سونٹھ، خولنجان، دارچینی، زعفران، لونگ، رومی مصطگی ہم وزن یعنی ہر ایک تین ماشہ لے کر سب کو کوٹیں اور باریک کپڑے کی تھیلی میں ڈالیں، اور آگ پر اس قدر رکھیں کہ چند جوش اس دوا کے ساتھ بھی آجائیں۔ اسکے بعد نیچے اتار کر چھان لیں اور ٹھنڈا ہونے پر رکھ لیں۔ صبح و شام دو دو تولہ پی لیا کریں۔ حدیث کے راوی کا بیان ہے کہ اِس کے عمل سے میرا مرض جاتا رہا۔

(۶) ــــ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ ایک دوا جبرئیلؑ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے لائے تھے جسکی ترکیب یہ ہے۔

دو سیر لہسن مقشّر (چھلکا اتارا ہوا) پتیلی میں ڈال کر دو سیر تازہ دودھ گائے کا۔ اوپر سے ڈال کر اتنی دیر جوش دیں کہ سب اس میں جذب ہو جائے، پھر

سات ماشہ بابونہ (ایک قسم کی گھاس ہے) اس میں ڈال کر خوب ہلائیں کہ قوام کے مانند ہو جائے۔ پھر ایک مٹی کے برتن میں نکال کر اسکا منہ خوب اچھی طرح بند کردیں، پھر اُسے شعیر (جو) کے کھتّے یا صاف مٹی کے ڈھیر میں گاڑ دیں اور گرمی کے موسم میں دفن کریں تو جاڑے کے دنوں میں نکال لیں۔ خوراک صبح کے وقت ایک آخروٹ کے برابر کھائیں، ہر بیماری کے لئے نافع ہے۔

(۷)۔۔۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ سعتر[۱] ونمک کا سفوف دل کی ریح کو دفع کرتا ہے۔ سدے کھولتا ہے۔ بلغم کو جلاتا ہے۔ پیشاب کو جاری کرتا ہے۔ معدے کو نرم کرتا ہے اور مادۂ تولید کو صاف کرتا ہے۔

(۸)۔۔۔ کسی شخص نے حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میرے پڑوس میں ایک شخص کو بچھونے کاٹا ہے خوف ہے کہ شاید وہ مرجائے۔ حضرت نے فرمایا اُسے وہ جامع دوا کھلاؤ جو ہمیں حضرت امام رضا علیہ السلام سے پہنچی ہے۔ پھر اس کی ترکیب اس طرح ارشاد فرمائی۔

سنبل الطیب، زعفران، قاقلہ، عاقرقرحا، خربق سفید، بذرالبنج، فلفل سفید ہر ایک چیز ایک ایک تولہ، فرفیون ۱۴ تولہ۔ سب کو باریک کوٹ چھان کر شہد گرفتہ میں ملا کر خمیرہ بنا لیں اور جس شخص کو سانپ یا بچھونے کاٹا ہو اسے ایک گولی کھلا کر اوپر سے آب حلتیت (ہینگ کا پانی) پلادیں فوراً آرام ہو جائے گا۔

لقوہ اور فالج کے لئے ایک گولی عرق مروہ (ریحان یا تلسی) میں گھولکر ناک میں ٹپکائیں۔

خفقان (دل کی بے چینی و گھبراہٹ) کے لئے ایک گولی زیرہ کے

---

[۱] نام ایک دوا کا ہے۔

پانی کے ساتھ کھلائیں، کافی ہوگی۔

عارضۂ طحال (تلّی کی تکلیف) کے لئے ایک گولی ٹھنڈے پانی اور ٹھنڈے سرکہ کے ساتھ کھلادیں۔

اسہال (پتلے پاخانوں کی زیادتی) پر ایک گولی کھاکر آبِ مورد (آس) پینا چاہیئے۔ ایک جگہ آبِ مورد کی بجائے آبِ سداب یا عرقِ مولی پینے کا حکم بھی ہوا ہے۔

(۹) ـــــ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام سے منقول ہے کہ دردِ قولنج (آنتوں کی تکلیف) دردِ ریاح، وجع مفاصل (جوڑوں کا درد) سستیٔ بدن، اندرونی سردی، میں ایک مٹھی میتھی اور ایک مٹھی انجیر خشک ایک صاف پتیلی میں ڈال کر اتنا پانی ڈالیں کہ ان چیزوں کے اوپر آجائے، پھر ان کو جوش دے کر ایک بڑے پیالے میں سما جانے کی مقدار کے برابر چھان لیں، اور محفوظ کرلیں۔ اس میں سے تھوڑا تھوڑا تمام دن پیتے رہیں، پھر ایک دن کا وقفہ دے کر اسی طرح عمل کریں چند دنوں میں مکمّل فائدہ ہوگا۔

(۱۰) ـــــ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ سیاہ دانہ (اسپغول) اکثر امراض کے لئے نافع ہے اور آنحضرتؐ سے یہ طریقۂ استعمال مروی ہے کہ اس کے اکیس دانے ایک پوٹلی میں باندھ کر رات کو پانی میں بھگو دیں اور علی الصّباح اس پانی کے دو قطرے صرف بائیں نتھنے میں ٹپکائیں، اسی طرح دوسرے دن یہی عمل کریں، پھر تیسرے دن داہنے نتھنے میں ایک قطرہ اور بائیں نتھنے میں وہی دو قطرے ٹپکائیں۔ مگر ہر رات نئے دانے بھگوئیں۔

(۱۱) ـــــ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ زبیب (مویز منقیٰ) اور اخروٹ کھائیں کہ یہ دونوں بلغم، بواسیر کو جلا دیتے ہیں۔ جس سے وہ عارضہ جاتا رہتا ہے اور ریاح کو دفع کرتے ہیں۔ معدے کو نرم کرتے ہیں اور گردوں کو گرم

(۱۲) ــــ ایک روایت میں ہے کہ السثم (ریشم) اور نمک ملا کر کھانے سے ریاح دفع ہوتی ہے۔ سُدے باقی نہیں رہتے۔ بلغم جل جاتا ہے، پیشاب کھل کر آتا ہے۔ منھ میں خوشبو پیدا ہو جاتی ہے۔ معدے میں سختی باقی نہیں رہتی۔ لقوہ جاتا رہتا ہے۔ قوتِ باہ بڑھ جاتی ہے۔

(۱۳) ــــ حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ انجیر کھانا درد قولنج یعنی انتڑیوں کی تکلیف میں بہت مفید ہے۔ نیز اس سے منھ کی گندگی جاتی رہتی ہے۔ ہڈیاں مضبوط ہو جاتی ہیں۔ گنجے بدن پر بال پیدا ہو جاتے ہیں۔ طرح طرح کے درد جاتے رہتے ہیں۔

(۱۴) حضرت امام موسیٰ الرضا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ وہ معاون اور زریابی شراب (شربت) جس کا پینا حلال ہے اور جس کا نام شراب الصالحین ہے اور جس کے پینے سے صحت جسمانی کی کامل حفاظت ہوتی ہے اور مندرجہ ذیل امراض سے ایک دن اور ایک رات میں یقیناً محفوظ رکھتی ہے۔

۱۔ کُل قسم کے بارد (ٹھنڈے) مزمن (پرانے)، درد جیسے نقرس (ایک شدید درد کا نام جو پاؤں کی انگلیوں سے اٹھتا ہے) اور ریاح وغیرہ۔

۲۔ ہر قسم کے اعصابی اور دماغی و معدے کے درد۔

۳۔ بعض قسم کے جگر اور طحال (تلی) اور امعاء واحشا (آنتوں، انتڑیوں اور پیٹ و سینہ کے اندر کے اعضاء) کا درد وغیرہ۔

۴۔ اگر اس کے استعمال کے بعد پانی کی سچی خواہش ہو تو پہلے جتنا پانی پینے کی عادت ہو اُس سے آدھا پینا چاہیئے کہ اس عمل سے جسم تندرست رہے گا۔ اور جماع کی قوّت بڑھ جائے گی۔

نسخہ :۔ مویز منقّیٰ ۳ سیر۔ شہد جھاگ صاف کیا ہوا ۲۱ تولہ۔ سونٹھ

۳ ماشہ - زعفران ۳ ماشہ - اور قرنفل، دارچینی، سنبل الطیب، تخم کاسنی، رومی مصطگی، ہر ایک پونے دو ماشہ۔

ترکیب :- اوّل مویز منقّی سیاہ عمدہ لے کر دھولیں اور مٹّی کچرا صاف کرلیں اس کے بعد بیج نکال کر ۹ سیر پانی میں اس طرح بھگو دیں کہ پانی چار انگل منقّی کے اوپر رہے۔ موسم سرما میں ۳ دن رات اور گرمیوں میں ایک رات دن اسی حالت میں رکھ چھوڑیں (مویز کے بھگونے کا پانی جہاں تک ممکن ہو بارش کا ہو۔ ورنہ ایسے میٹھے پانی، جو ندی یا دریا جس کا منبع (چشمہ) مشرق کی طرف ہو۔ کیونکہ اس قسم کا پانی صاف اور سبک ہوتا ہے اور گرمی و سردی کا اثر فوراً قبول کرلیتا ہے۔ یہ پانی کے عمدہ خواص ہیں۔)

بھیگنے کی مدت کے بعد ایک صاف پتیلے میں ڈال کر اتنا جوش دیں کہ منقّی پھول کر نرم ہو جائے، پھر پتیلا چولہے سے اتار کر ٹھنڈا کر لیا جائے اور منقّی کو خوب نچوڑ کر عرق لے لیا جائے۔ اور پھر پتیلے میں ڈال کر ایک لکڑی وغیرہ سے اس کی گہرائی ناپ لی جائے اور ہلکی آنچ پر اتنے عرصے تک پکائیں کہ دو تہائی (۲/۳) عرق کم ہو جائے یہ اندازہ اسی لکڑی پر نشان لگانے سے ہو سکے گا۔ اس کے بعد اس میں شہد ڈال دیا جائے۔ اور اس کے ساتھ دیگر دوائیاں باریک پیس کر پوٹلی میں باندھ کر اس میں چھوڑ دیں، اس کے بعد لکڑی سے ناپ کر پھر نشان لگایا جائے اور آنچ پر اتنی دیر اور پکایا جائے کہ شہد کے برابر پانی اور جل جائے۔ اس اثنا میں پوٹلی کو کفگیر وغیرہ سے برابر دباتے رہنا چاہیے۔ تاکہ ادویات کی طاقت شراب میں آتی جائے۔ اس کے بعد پتیلا اتار کر ٹھنڈا کر کے کسی چینی یا شیشہ کے برتن میں بھر کر تین ماہ تک اسے ایک ہی حالت پر رکھ چھوڑیں تاکہ دوائیاں ہم مزاج ہو جائیں۔ وہ شراب جس کا پینا جائز نہیں ہے، ہے۔ خوراک نصف چھٹانک یہ شربت ایک چھٹانک سادہ پانی میں

ملا کر کھانا کھانے کے بعد پی لیں۔

(۱۵) ـــــ معتبر احادیث میں مختلف مقامات پر حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ شہد دوائے جامع ہے۔ (تفصیل آگے ملاحظہ فرمائیں۔)

نسخہائے امراض

(۱۶) منقّی[1] صفرا[2]

(الف) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ درد تین ہیں۔ صفرا، خون، بلغم، اور ان کے علاج بھی تین ہیں۔ صفرا کا علاج مسہل (جلاب) ۔ خون کا علاج حجامت یعنی فصد وغیرہ ۔ بلغم کا علاج حمام ہے۔

(ب) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ نہار منھ حمام جانے سے بلغم دور ہوتا ہے اور کھانے کے بعد حمام جانے سے سودا[3]، صفرا رفع ہوتا ہے۔

(ج) جو یہ چاہے کہ صفرا کی زیادتی کم ہو جائے، اُسے چاہیے کہ روزانہ ٹھنڈی تر چیزیں کھایا کرے۔ بدن کو راحت پہونچائے۔ حرکت کم کرے اور جو چیزیں مرغوب ہوں، انکو زیادہ استعمال کرے۔ ملاحظہ کریں ۲؍، ۳؍ اور نمبر ۱۹۔ الف۔

(۱۷) منقّی سودا

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص سودا کو جلا دینا چاہے، اسکو لازم ہے کہ قے زیادہ کرے اور مختلف رگوں سے فصد کھلوائے۔ نورہ ہمیشہ لگائے ملاحظہ ہو ۲؍، ۳؍ اور نمبر ۱۶ ب۔

---

[1] دور کرنے والا۔ [2] چار خلطوں میں سے ایک کا نام ہے، رنگ زرد [3] ایک خلط کا نام ہے۔

(۱۸) **علاج غلبۂ خون (بلڈپریشر)** :- ملاحظہ ہو نمبر ۱۶ - الف اور نمبر ۱۹ - الف،

(۱۹) **منقیِ بلغم** :- (الف) امام دہم (حضرت علی نقی علیہ السلام) نے فرمایا کہ امراض کے علامات تین ہیں۔ صفرا، خون، بلغم، اِن کے علاج بھی تین ہیں۔
صفرا کا علاج جلّاب، خون کا حجامت، بلغم کا حمام ہے۔

(ب) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ زیادتی بلغم کو دور کرنے کے لئے رومی مصطگی، کندر، ابریشم، زرنباد، سیاہ دانہ، برابر وزن لے کر کوٹ چھان لیں اور شہد خالص میں خمیر کرلیں، سوتے وقت ایک تا بلغوزہ کے برابر کھایا کریں۔

(ج) حضرت امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے کہ :-
ہلیلہ زرد ۳ ماشہ، عاقر قرحا ۲ ماشہ، رائی ۹ ماشہ، کوٹ چھان کر نہار منھ دانتوں میں بطور منجن ملنے سے بلغم دفع ہوجاتا ہے۔ منھ میں خوشبو آنے لگتی ہے اور دانت مضبوط ہوجاتے ہیں۔

(د) حضرت محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ کنگھا زیادہ کرنا بھی بلغم کو دفع کرتا ہے۔

(ہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم :-
زرنباد، سیاہ دانہ، ابریشم، تینوں دواؤں کو ہم وزن لے کر سفوف بنوالیتے تھے اور ایسی غذا کے بعد جس سے ضرر کا اندیشہ ہوتا تھا یہ سفوف تناول فرمالیتے تھے۔ کبھی کبھی پسا ہوا نمک اس میں ملا کر کھانا کھانے سے پہلے بھی نوش فرمالیتے تھے، اور یہ ارشاد فرماتے تھے کہ اگر میں صبح کو نہار منھ اس سفوف کو کھالوں تو اور کسی چیز کے کھانے کی پرواہ نہیں رہتی ہے۔ کیونکہ یہ معدے کو قوت دیتا ہے۔ بلغم کو رفع کرتا ہے۔ اور لقوے سے محفوظ رکھتا ہے۔

(ز) حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس کو یہ منظور ہو کہ بلغم

اسکے بدن سے کم ہو جائے اسے لازم ہے کہ روزانہ تھوڑی سی جوارش کمونی (دوا کا نام ہے) کھا لیا کرے۔ حمام زیادہ کرے، دھوپ میں بیٹھے ٹھنڈی اشیاء سے پرہیز کریں۔

(س) ایک دوسرے مقام پر آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جو شخص یہ چاہے کہ بلغم بالکل پیدا ہی نہ ہو، اُسے چاہیئے کہ ایک مثقال (چار ماشہ) اطریفل صغیر، نہار منہ کھا لیا کرے۔ ملاحظہ ہو۔

ص۳، ص۷، ص۱۲، نمبر ۱۶- الف۔

(۲۰) غلبۂ رطوبت

(الف) حدیث معتبر میں امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ حضرت موسیٰ بن عمران علیٰ نبیّنا علیہ السلام نے خدا سے "غلبۂ رطوبت" کی شکایت کی، خدائے تعالیٰ نے حکم دیا کہ ہلیلہ اور آملہ کے سفوف کو شہد میں ملا کر خمیر کر لو، اور کھاؤ۔ یہ بیان کر کے امام عالی مقام نے ارشاد فرمایا کہ اسی کو تم لوگ "اطریفل صغیر" کہتے ہو۔

(ب) حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ جو چاہے کہ اس کا معدہ کبھی تکلیف نہ اٹھائے اس پر لازم ہے کہ کھانے کے درمیان کبھی پانی نہ پیئے۔ کیونکہ کھانے کے درمیان جو پانی پیئے گا اس کے جسم میں رطوبت بڑھ جائے گی معدہ ضعیف ہو جائے گا۔ اور رگوں میں کھانے کی پوری پوری قوّت نہ پہونچ سکے گی۔ سبب یہ ہے کہ وہ کھانا لئی سا بن جاتا ہے۔

(۲۱) امراض بارد

(ٹھنڈے امراض) ملاحظہ ہو۔ ص۱۴۔

(۲۲) برودت اندرونی

(اندرونی سردی) ملاحظہ ہو۔ ص۹۔

(۲۳) مثانہ سستی البدن

:- ملاحظہ ہو۔ ص۹۔

(۲۴) منفی ریاح بارد

:- (الف) حضرت امام رضا علیہ السلام

نے فرمایا کہ جو شخص ریاح بارد کو دور کرنا چاہے تو اسے لازم ہے بدن پر روغن زیتون سے
مالش کرے حقنہ (پچکاری کے ذریعہ پاخانہ کے مقام میں دوا داخل کرنا) استعمال کرے
مقام ریاح پر پانی سے ٹکور کرے۔

(ب) کسی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ مجھے بادی نے سرتا پا
گھیر رکھا ہے، آپ نے فرمایا' روغنِ چنبیلی میں عنبر ملا کر نہار منہ دماغ پر ٹپکا لیا کرو۔
ملاحظہ ہو۔ ۳، ۱۱، ۱۲۔

(۲۵) اوجاع ریاحی (ریح کے درد)

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا' جو شخص ریاحی درد سے محفوظ رہنا چاہے، اُسے ہر ہفتہ ایک مرتبہ لہسن کھانا چاہئیے ملاحظہ ہو۔ ۹، ۱۴۔

(۲۶) جوشِ خون

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا' کہ کاہو (پنساریوں سے مل سکتا ہے) کا استعمال جوشِ خون میں کمی کرتا ہے

(۲۷) مخرج فضلات "فاضل مادہ نکالنے والا"

بدن کا میل اور بدبو وغیرہ۔
ملاحظہ ہو۔ ۱۷۲۔

(۲۸) دافع چرک و عفونت "میل اور بدبو کو دفع کرنے والا"

ملاحظہ ہو۔ ۱۷۲۔

(۲۹) معدل و مصلح مزاج

:۔ مزاج کو درست رکھنے والا"
ملاحظہ ہو۔ ۱۷۲۔

(۳۰) مقوی اعضائے کبیر (اعضائے رئیسہ) ملاحظہ ہو۔ ۱۷۲۔

امراضِ سر

(۳۱) صُداع (دردِ سر)

(الف) امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام نے فرمایا کہ صبر سقوطری اور کافور ہموزن پیس کر کپڑ چھان کر کے سوتے وقت ایک مرتبہ آنکھوں میں لگانا، آنکھوں کے درد، اور سر کے درد کو ختم کرتا ہے۔

(ب) حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ دردِ سر کے لئے روغن شنیز (دھنیاں کا تیل) ناک میں ٹپکائیں، ایک جگہ روغن کنجد (تِل کا تیل) بھی لکھا ہے۔ مگر دُھلے ہوئے تِل کا تیل ہونا ضروری ہے۔

(ج) ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہو کر دردِ سر کی شکایت کی، آپ نے فرمایا، حمّام جا، مگر حوض میں داخل ہونے سے پہلے سات پیالے گرم پانی سر پر ڈال لینا، مگر ہر پیالہ پانی ڈالنے سے پیشتر بسم اللہ ضرور کہنا۔

(د) حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام سے منقول ہے کہ صبر سقوطری اور کافور ہموزن پیس کر ریشمی کپڑے میں چھان کر رکھ چھوڑیں اور ہر مہینے ایک مرتبہ سرمہ کی طرح آنکھوں میں لگالیا کریں۔ آنکھوں کی کوئی بیماری کے ساتھ ساتھ دردِ سر بھی کسی قسم کا باقی نہیں رہے گا۔

(ہ) حضرت امام رضا علیہ السّلام نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص حمّام میں ایسے وقت جائے کہ اس وقت دردِ سر نہ ہو اور حوض (پانی) میں گھسنے سے پہلے پانچ گھونٹ گرم پانی پی لے تو انشاء اللہ، دردِ سر، دردِ شقیقہ کی کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ ملاحظہ ہو۔

۳، ۲۲، ۱۴، ۳۹، اور ۱۴۳/۲ ۔

(۳۲) شقیقہ (آدھے سر کا درد) :۔ ملاحظہ ہو ۳، ۱۲، نمبر ۵/۳۱۔
(۳۳) ضعفِ دماغ (دماغی کمزوری) ملاحظہ ہو ۱۲۔

(۳۴) مقوّیِ حافظہ (حافظہ تیز کرنے کیلئے)

(الف) حضرت امام رضا علیہ السّلام نے فرمایا کہ جس شخص کو یہ منظور ہو کہ اس کا حافظہ بڑھ جائے تو اُسے لازم ہے، روزانہ نہار منہ ۳ تولے مویز (منقّیٰ) کھا لیا کرے۔

(ب) اور آپؑ نے یہ بھی فرمایا کہ جو شخص یہ خواہش کرے کہ اس کا نسیان (بھُولنے چُوکنے کا مرض) کم ہو جائے، اسے چاہیئے کہ وہ تین ٹکڑے ادرک کے مُربّہ کے جو شہد میں پڑے ہوں، روزانہ کھا لیا کرے۔ اور اس کی غذا میں کوئی نہ کوئی ایسی شئے شامل ہو جس میں "رائی" اِستعمال ہو۔

(ج) حضرت امام علی مرتضٰی علیہ السّلام سے مروی ہے، ایک حصّہ زعفران، ایک حصّہ شہد کے ساتھ مِلا لیں اور روزانہ صبح کو نہار منہ ۹ ماشہ کھا لیا کریں تو حافظہ ایسا تیز ہو جائے گا۔ کہ لوگ جادوگر کہیں گے۔

(د) حضرت عبداللہ ابن مسعود سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دس درہم ۳۵ ماشہ قرنفل اور اسی قدر حرمل (کالا دانہ، اسپند) سفید کندر (تِل) سفید شکر لیکر سب کو پیس لیں اور حرمل کے سوا باقی تمام اشیأ کو مِلا لیں۔ بعد میں حرمل کو ہاتھ سے مَل کر اس کے ساتھ صبح کو اور شام کو ایک ایک درہم یعنی ساڑھے تین ماشہ اِستعمال کریں۔

(س) ابی بصیر نے امام جعفر صادق علیہ السّلام سے عرض کیا کہ وہ ساری چیزیں جو آپ ارشاد فرماتے ہیں ہم ان کو کیسے یاد رکھیں کہ دس درہم یعنی ۳۵ ماشہ قرنفل اور اسی قدر کندر لیکر باریک پیس لیں اور اس میں سے تھوڑا تھوڑا روزانہ پھانکیں۔

(س) ایک اور جگہ یہ ہے کہ سناء مکی، سعد ہندی، فلفل ابیض، کندر، زعفران خالص ان سب اجزا کو مساوی مقدار میں لیکر پیس لیں۔ اور چھان کر شہد کے ساتھ ملالیں، روزانہ ۳ ماشہ سات دن تک کھائیں اگر یہ چودہ دن کھالیں تو شدت حافظہ کے باعث ساحر بن جائیں۔

(ص) حافظہ کے لئے زبیب احمر منزوع العجب (مویز منقی سُرخ بیج صاف کرکے) بیس درہم (ستر ماشہ) سعد کوفی ۳ ماشہ، لوبان ذکر سات ماشہ، زعفران ایک ماشہ سب کو پیس کر چھان لیں اور عرق بادیان میں ملاکر خمیر کرلیں یہاں تک کہ وہ قوام معجون بن جائے۔ نہار منہ تین ماشہ کھائیں۔ ملاحظہ ہو ۳ اور ۳۶ الف۔

(۳۵) حرکاتِ لغو :۔ ملاحظہ ہو ۳۔

(۳۶) کمیِ عقل

(الف) امام ہشتم نے ارشاد فرمایا کہ شکار کردہ چوپایوں کا یا گائے کا گوشت زیادہ کھانے سے عقل میں فتور آتا ہے، اور ذہن بھدا ہو جاتا ہے۔ اور بھول پیدا ہو جاتی ہے۔

(ب) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خرفہ (کلفہ) کا ساگ کھانے سے عقل بڑھتی ہے۔ اور اس سے زیادہ نفع بخش اور عمدہ ساگ کوئی نہیں۔

(ج) اور آپ ہی نے فرمایا کہ شراب کا سرکہ دانتوں کی جڑیں مضبوط کرتا ہے۔ پیٹ کے کیڑے مارتا ہے۔ عقل کو بڑھاتا ہے۔ متفرقات ملاحظہ ہوں۔

(د) حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا جو شخص یہ چاہے کہ اسکی عقل زیادہ ہو جائے اُسے تین ہڑیں (ہلیلہ کا مربّہ) مربّے کی روزانہ کھانا چاہیئے جو شکر کے قوام میں پڑا ہو۔ ملاحظہ ہو ۳۔

(۳۷) جنون

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو "سنا" کے کل فائدے معلوم ہوں تو "سنائے" اپنے وزن

لہ سفید۔

سے دو چند سونے کے برابر قیمت پائے۔

"سَنائے" کے استعمال سے چھیپ، برص (پھلبہری)، جذام، جنون، فالج، لقوہ وغیرہ ہونے نہیں پاتا، اس کے استعمال کی ترکیب یہ ہے کہ "سنائے" "مویز سرخ"، ہلیلہ کابلی، ہلیلہ زرد، ہلیلہ سیاہ، ہموزن کوٹ چھان کر رکھ لیں اور ہر روز نہار منہ اور سوتے وقت (شب میں) ایک ایک تولہ کھائیں، مذکورہ بالا امراض میں نفع پائے گا۔ ایک اور روایت میں "سنائے" کو سب سے بہتر کہا گیا ہے۔

(۳۸) خنکیِ سر (سردی)

ایک شخص نے امام رضا علیہ السّلام سے یہ شکایت کی کہ مجھے اپنے سر میں اتنی ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے کہ اگر ہوا۔ لگ جائے تو مجھے اس بات کا خوف ہے کہ غش آ جائے، آپ نے فرمایا تو کھانے کے بعد ناک میں روغنِ عنبر اور روغنِ چنبیلی ٹپکا لیا کر۔

(۳۹) اِصلاحِ دماغ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ روغنِ بنفشہ سے دماغ کی اِصلاح ہوتی ہے۔ اور سر کا درد جاتا رہتا ہے۔

(۴۰) **حرارتِ سر**:۔ ملاحظہ ہو ۲۔

(۴۱) **سرسام** (سر کا بخار اور دماغ کا ورم):۔ ملاحظہ ہو ۳۔

(۴۲) **نیند**:۔ ملاحظہ ہو ۳۔

(۴۳) **خوف، وسوسہ**:۔ ملاحظہ ہو ۳۔

(۴۴) **نیند میں ڈر جانا**:۔ ملاحظہ ہو ۳۔

(۴۵) **نیند میں بڑبڑانا**:۔ ملاحظہ ہو ۳۔

(۴۶) **اُمّ الصّبیان** (بچوں کی بیماریاں)، ملاحظہ ہوں متفرقات۔

اَمراضِ چشم

(آنکھوں کی بیماریاں)

(۴۷) ضعفِ بصر (نظر کی کمزوری)

(الف) حضرت اَمیرالمومنین علیہ السّلام کو ایک شخص نے خواب میں دیکھا، جس کی آنکھوں کو دِکھائی نہ دیتا تھا، آپؑ نے فرمایا کہ عنّاب پیس کر آنکھوں میں لگایا کر اُس نے ایسا ہی کیا، بینا ہو گیا۔

(ب) حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا، مسواک کرنے سے آنکھوں سے پانی آنا موقوف ہو جاتا ہے اور رُوشنی بڑھ جاتی ہے۔

(ج) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ کمات (کھمبی) کے پانی کا آنکھوں میں لگانا، اور کھانا گئی ہوئی بینائی کو واپس لاتا ہے (یعنی اَندھاپن کا علاج ہے) اور درد سے شفا دیتا ہے ملاحظہ ہو نمبر ۳، ۳۱ الف، ۴۸، ۴۸ د، ۴۸ ہ، ۵۷ الف

(۴۸) دردِ چشم (آنکھ کا درد)

(الف) جناب امیرالمومنین علی ابنِ اَبی طالب علیہ السّلام نے سلمان فارسی اور ابوذر غفاری رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ آنکھیں دُکھنے کی حالت میں بائیں کروٹ لیٹنے (سونے) اور خرمہ (کھجور) کھانے سے پرہیز کرو۔

(ب) حضرت امام رضا علیہ السّلام نے فرمایا کہ ترنج (لیموں کیطرح کا پھل ہے) رات کے وقت کھانے سے آنکھیں لوٹ جاتی ہیں (یعنی آنکھوں کو نقصان پہنچتا ہے) اور بھینگا (ترچھا) ہونے کا اَندیشہ ہوتا ہے۔

(ج) آپ نے یہ بھی فرمایا کہ مویز خالص وہ بڑا انگور جس کو درکہ یا آبجوش کہتے ہیں، بدن کے پٹھوں کو مضبوط کرتا ہے اور آنکھ کی ماندگی و کمزوری کو دور کرتا ہے۔

(د) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ زکام کو امان دیتا ہے جذام سے پھوڑے اور داغ سفید سے۔ دردِ چشم امان دیتا ہے، اندھا ہونے سے، کھانسی

(ہ) حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا، ایلوا، مرکی کافور مساوی وزن لیکر پیس کر کپڑ چھان کر کے آنکھوں میں لگاؤ کہ آنکھوں کے درد کو دور کرتا ہے اور بصارت کو قوت دیتا ہے۔

(ز) حضرت اباعبداللہ امام حسین علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک عدد ہلیلہ زرد سات دانے کالی مرچ پیس کر اور کپڑ چھان کر کے آنکھوں میں لگاؤ مفید ہوگا۔

(س) حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے بکیر ابن اسمٰعیل نے آنکھوں کے درد کی شکایت کی کہ آپ نے فرمایا کہ کھانا کھا کر، ہاتھ دھونے کے بعد وہی ہاتھ آنکھوں پر پھیر لیا کرو۔

(ص) حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ دمیلان جو ایک قسم کی گھاس ہے بہشت کی اور اسکا عرق آنکھوں کے درد میں بیحد مفید ہے۔

(ط) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں کسی شخص نے آنکھوں کے مرض کی شکایت کی، آپ نے فرمایا، جدوار اور کافور برابر لے کر سرمہ تیار کر لو اور پھر استعمال کرو۔

(ع) حضرت امام حسین علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہلیلہ زرد ایک عدد پیس کر جلا لو اور پھر آنکھوں میں لگاؤ۔

(ف) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب آنکھوں کے متعلق کوئی شکایت ہو تو مچھلی کھانے سے نقصان ہوتا ہے، اور کھانا کھانے کے بعد ہاتھ دھو کر آنکھوں پر ملنے سے آشوبِ چشم نہیں باقی رہتا۔ اسی طرح جمعرات اور جمعہ کے دن

ناخن کاٹنا اور مونچھیں کترنا آنکھوں کے دکھنے سے محفوظ رکھتا ہے ملاحظہ ہو نمبر ۷۵ الف، ۱۳۳/۲

(۴۹) **ماندگی اور سستی چشم**

جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ تازہ مچھلی کا با قاعدگی سے اور مسلسل و ہمیشہ استعمال آنکھوں کی چربی کو گھلا دیتا ہے۔ ملاحظہ ہو نمبر ۴۸ ج۔ ۱۱۶

(۵۰) **رُوبہئے چشم** (سفیدی و اضطراب)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی شخص نے آنکھوں کی سفیدی کی شکایت کی اور یہ بھی عرض کیا کہ میرے جوڑ جوڑ میں درد رہتا ہے اور دانتوں میں بھی درد رہتا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ تم یہ تین دوائیں لے لو۔ فلفل سفید۔ دار فلفل، دونوں کو سات سات ماشہ اور صاف ستھرا نوشادر تین ماشہ، پھر ان تینوں چیزوں کو پیس کر اور ریشمی کپڑے سے چھان کر، دونوں آنکھوں میں تین تین سلائیاں لگا کر ایک گھنٹہ تک صبر کرو۔ اس عرصہ میں سفیدی بھی برطرف ہو جائے گی اور آنکھ کا جو زائد گوشت بڑھ گیا ہے۔ وہ بھی دور ہو جائے گا، اور درد و اضطراب کو بھی سکون ہو گا۔ اس کے بعد آنکھوں کو ٹھنڈے پانی سے دھو کر معمولی سرمہ لگا لو۔

(۵۱) **ڈھلکہ** :۔ ملاحظہ ہو۔ نمبر ۳، ۴۸ ب، ۱۳۳ ٥ -

(۵۲) **سفیدیِ چشم**

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کسی نے سفیدیِ چشم کی شکایت کی، آپ نے فرمایا کہ طوطیائے ہندی (نیلا تھوتھا) اقلیمیائے طلائی (سونا مکھی) ہلیلہ زرد، نمک اندرانی، سرمہ اصفہانی۔ سب کو ہم وزن لیکر علیحدہ علیحدہ بارش کے پانی میں حل کر کے ملادیں، اور آنکھوں میں لگائیں۔ سفیدی کو قطع کرے گا۔ آنکھ کے زائد گوشت کو صاف کر دیگا۔

(ب) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ آنکھوں کی پتلیوں میں جو

سفیدی آجاتی ہے۔ اس کے لئے دہانہ فرنگ (ایک پتھر کا نام ہے) پیس کر آنکھوں میں لگانا بہت نفع بخش ہے۔ ملاحظہ ہو (نمبر ۵۰)۔

(۵۳) دھندلاپن :۔ ملاحظہ ہو نمبر ۳۔

(۵۴) امراضِ چشم (جملہ و متفرق)

ایک روایت میں حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ قسط (کُٹ) مرد (ایک گھاس خوشبودار بوٹی کی طرح ہوتی ہے) کندر گھس کر آنکھوں میں لگانا آنکھوں کے لئے موجبِ شفا ہے۔

(۵۵) یرقان (آنکھوں کی زردی)

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ جس کو یرقان سے بچنا منظور ہو تو اُسے لازم ہے کہ کسی بند مقام کا دروازہ کھلے تو فوراً اندر داخل نہ ہو۔ اور سردیوں کے موسم میں کسی بند مکان کا دروازہ کھول کر باہر نہ نکلے ملاحظہ ہو نمبر ۲۴۔

امراضِ گوش

(کانوں کی بیماریاں)

(۵۶) ریم گوش (کانوں میں میل اور پیپ کا مرض)

حضرت امام جعفر صادقؑ سے کسی نے کان کے درد کی شکایت کی اور یہ بھی عرض کیا کہ میرے کان سے خون اور میل بہت نکلتا ہے آپ نے فرمایا، بہت پرانا پنیر تھوڑی مقدار میں لیکر عورت کے دودھ میں ملالو۔ پھر آگ پر گرم کرکے اس کے چند قطرے درد والے کان میں ٹپکاؤ۔ نفع پہونچے گا۔

(۵۷) دردِ گوش (کان کا درد)

(الف) حضرت امام رضاؑ نے فرمایا کہ جس شخص کو یہ منظور ہو کہ اس کے کان میں کبھی درد نہ ہو۔ اُسے چاہیئے کہ سوتے وقت کان میں روئی رکھ لیا کرے۔

(ب) چھٹے امامؑ نے فرمایا کہ کان کے درد کی شکایت کو دور کرنے کیلئے پُرانا پنیر مسل کر اس میں عورت کا دودھ ملائے اور آگ پر نرم کر کے چند قطرے کان میں ڈالے۔

(ج) ایک روایت میں کان کے درد کے لئے یہ بھی منقول ہے کہ تِل اور رائی ہموزن لے کر دونوں کو علیحدہ علیحدہ کوٹیں پھر دونوں کو ملا کر تیل نکالیں اور اس تیل کو ایک شیشی میں بھر کر اس میں لوہا گرم کر کے داغ دیں یعنی اس میں بجھالیں۔ بوقت ضرورت دو قطرے کان میں ٹپکا کر روئی رکھ لیں، تین دِن کے استعمال سے آرام ہو جائیگا۔

(د) ایک روایت میں وارد ہوا ہے کہ سداب کو روغنِ زیتون میں پکا کر اس کے چند قطرے کان میں ٹپکائیں، ملاحظہ ہو نمبر ۳، ۵۶۔

(۵۸) بہرہ پن :- ملاحظہ ہو نمبر ۳۔

امراضِ بینی
(ناک کی بیماریاں)

---

(۵۹) زُکام

(الف) حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ زُکام خدا کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے جس کو وہ جسم کی کثافتیں دُور کرنے کے لئے بھیجتا ہے۔

(ب) کئی روایتوں میں ہے کہ اِس کا علاج نہیں کرنا چاہیئے۔ مگر ایک روایت

میں اس کا علاج بھی وارد ہے کہ سوتے وقت زکام کے لئے روغنِ بنفشہ میں روئی تر کرکے اپنی جائے پاخانہ میں رکھے کہ یہ عمل زکام کو دفع کرتا ہے۔

(ج) ایک روایت میں فرمایا کہ چھ رتی سیاہ دانہ اور تین رتی تخمِ گاؤزبان سفوف کرکے بطورِ نسوار استعمال کریں زکام جاتا رہے گا۔

(د) حضرت امام رضا علیہ السّلام نے فرمایا کہ جسے یہ منظور ہو کہ جاڑے جاڑے کبھی زکام نہ ہو تو وہ تین چمچہ شہد روزانہ پی لیا کرے اور جو شخص گرمی کے موسم میں زکام سے بچنا چاہے اسے لازم ہے کہ دھوپ میں بیٹھنے سے بچے اور ہر روز ککڑی یا کھیرا کھایا کرے۔

(ہ) اور یہ بھی فرمایا کہ نرگس کے پھول کا سونگھنا بھی جاڑے میں زکام نہ ہونے دیگا۔

(ز) آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا ارشاد ہے کہ مرزنجوش (دونا مروا) کا سونگھنا دافع زکام ہے۔

امراضِ دہن

(منھ کی بیماریاں)

(۶۰) لکنتِ زبان (ہکلاپن)

بزمانہ مامون رشید خلیفہ عباسی، ایک تاجر کو راستہ میں چوروں نے لوٹ لیا اور اس کو برف میں گھسیڑ دیا، اس کے بعد راہگیروں نے اسے برف سے نکالا۔ اس کا سر برف سے بہت ضرر رسیدہ ہوگیا تھا، بستی میں آکر لوگوں نے مختلف معالجوں اور طبیبوں سے اس کا علاج کروایا۔ تکلیف تو دور ہوگئی مگر اس کی زبان اینٹھ گئی تھی کہ بات کرنا دشوار تھا۔ تمام حکیموں نے اس شکایت کو لاعلاج قرار دے دیا تھا۔ اسی عالم میں ایک روز خواب میں کیا دیکھتا؟

ہے کہ سلطان علی ابن موسیٰ الرضا علیہ السلام تشریف فرما ہو رہے ہیں۔ اس نے بارگاہِ امام میں اپنے مرض کا تذکرہ کیا۔ ارشاد ہوا کہ صعتر، زیرہ، نمک ہموزن کوٹ کر منہ میں رکھ لے، جب یہ مریض خواب سے بیدار ہوا تو اس کا خیال نہ رہا۔ اس کے تھوڑے دن بعد ہی مامون رشید کے حکم سے حضرت امام رضا علیہ السلام بصرہ اور اہواز کے راستے شہر مرو تشریف لے جارہے تھے کہ خراسان میں منزل رہا پر جب حضرتؑ کا نزول اِجلال ہوا تو اس تاجر نے اپنی کیفیت پھر عرض کی، ارشاد فرمایا کہ دوا تو بتلادی گئی تھی، پھر کیوں عمل نہیں کیا، پھر اس کے اِصرار پر اور خواہش پر دوبارہ نسخہ ارشاد ہوا جس کا اِستعال کرتے ہی اس کا منھ درست ہوگیا۔

(۶۱) قلاع دہن (منّھ آنا)

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر کسی شخص کا منّھ دکھتا ہو۔ یا دانتوں سے خون نکلتا ہو۔ یا دانتوں میں درد ہو۔ یا مُنھ آیا ہو۔ اور یہ چھالوں کی رنگت سرخ ہو تو ایک پکا ہوا حنظل (اندرائن) لاکر اسے گل حکمت کر کے سر کی طرف سے اس میں ایک سوراخ کر کے چاقو یا کیل کے ذریعہ اس کا تمام گودا نکال کر شراب سے بنا ہوا سرکہ تیز اس میں بھر کر آگ پر رکھ دیں جب خوب جوش آجائے تو اُٹھا کر احتیاط سے رکھ چھوڑیں۔ اور ضرورت کے وقت ایک ناخن بھر اس میں سے توڑ کر دانتوں اور منھ میں مَلیں اور اس کے بعد سرکہ سے کلّی کر ڈالیں کہ اس سرکہ کو جو حنظل میں پکا ہے کسی شیشی میں علیحدہ رکھ چھوڑیں یا اسی حنظل میں مگر اس کا خیال ضرور رہے کہ یہ جتنا پرانا یا خشک یا کم ہو جائے اتنا اس میں اور ملادیا کریں۔ یہ دوا جتنی پرانی ہوتی جائے گی اتنی ہی طاقتور ہوتی جائے گی۔

(۶۲) اُکلۃ الفم (منّھ کا پک جانا یا پھول جانا)

ملاحظہ فرمائیں نمبر (۶۱)

(۶۳) گندہ دہنی (منھ کی گندگی اور بدبو)

کسی نے حضرت امام علی النقی علیہ السلام سے گندہ دہنی کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا۔ خرمائے برنی کھاکر اوپر سے پانی پی لیا کر۔ اس عمل سے گندہ دہنی جاتی رہی اور وہ موٹا تازہ بھی ہوگیا۔ جب رطوبت اس کے مزاج پر غالب آگئی تب رطوبت کی شکایت کی آپ نے فرمایا کہ خرمائے برنی کھاکر اوپر سے پانی مت پیا کر۔ اس پر عمل کرنے کے بعد مریض بالکل تندرست اور صحیح المزاج ہوگیا ملاحظہ ہو۔ نمبر ۱۲، ۱۳، ۱۹ ج، ۶۶ الف۔

نوٹ:۔ کسی فائدہ بخش دوا کا بھی زیادہ مدت تک بلاضرورت استعمال یقینی مضر ہوتا ہے۔

(۶۴) روئیدگی دندان (دانتوں کا اُگنا)

معتبر حدیث میں ابراہیم بن نظام سے منقول ہے کہ مجھے راستہ میں چوروں نے گرفتار کرلیا اور گرم گرم فالودہ میرے منھ میں ٹھوس دیا۔ پھر میرے منھ میں برف بھر دی جس سے میرے سارے دانت گر گئے۔ خواب میں حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارت نصیب ہوئی۔ امام پاک نے فرمایا کہ سُعد (ناگرموتھا) اپنے منھ میں رکھا کر، تیرے دانت پھر اُگ آئیں گے۔ اِس خواب کو دیکھے کوئی زیادہ دن نہ گزرے تھے کہ امام علیہ السلام ہماری بستی میں وارد ہوئے۔ خراسان کا ارادہ تھا میں حضرتؑ کی خدمت میں دوڑا گیا اور اپنی کیفیت عرض کی، آپؑ نے وہی اِرشاد فرمایا جو خواب میں فرما چکے تھے۔ حسب ارشاد تعمیل کرنے سے ازسرِنو میرے دانت نکل آئے۔

(۶۵) اِستحکامِ دندان (دانتوں کی مضبوطی)

حضرت امام رضاؑ نے فرمایا جو شخص یہ چاہے کہ اس کے دانت خراب نہ ہوں۔ اس کو چاہئے کہ میٹھی چیز کھانے سے پہلے

ڈی کا سوکھا ٹکڑا کھالیا کرے' ملاحظہ ہو نمبر ۱۹ ج' ۳۶ ج' ۶۶ الف۔

(۶۶) دردِ دندان (دانتوں کا درد)

(الف) حضرت امام رضاؑ نے فرمایا جو شخص اپنے دانت اور منہ صاف اور خوشبودار رکھنا چاہے اور مسوڑھوں کی مضبوطی کا خواہشمند ہو اور دانت کے کیڑوں سے بچنا چاہے اس کو چاہیئے کہ مسواک کرے اور اس کے لئے درخت جال (ہندوستان اور پاکستان میں پیلو کا درخت کہا جاتا ہے) کی شاخ عمدہ چیز ہے مگر اس میں اعتدال شرط ہے کیونکہ اس کی کثرت یعنی زیادہ استعمال دانتوں کو پتلا اور جڑوں کو بودا کر کے دانتوں کو ہلا دیتا ہے۔

(ب) اور یہ بھی فرمایا کہ ایک وقت میں معدہ کے اندر انڈے اور مچھلیاں اکٹھے نہ ہونے پائیں کہ اس سے نقرس' قولنج' بواسیر اور داڑھ کا درد پیدا ہوتا ہے۔

(ج) اور یہ بھی فرمایا کہ گرم یا میٹھی چیزیں کھانے کے بعد ٹھنڈا پانی پینے کی عادت سے دانت جلدی گر جاتے ہیں۔

(د) جو شخص اپنے دانتوں کی حفاظت چاہے اس کو مندرجہ ذیل منجن استعمال کرنا چاہیئے "شاخ گوزن سوختہ' کزمانج (جھاؤ کا پھل) سُعد کوفی (ناگرموتھا) گلِ سرخ (گلاب) سنبل الطیب' حب الاثل (مائین خورد)" ایک ایک حصہ' پتھری نمک چار حصہ سب کو خوب باریک پیس کر بطور منجن استعمال کیا جائے۔ اس سے دانت اور ان کی جڑیں تمام آفاتِ ارضی سے محفوظ رہتی ہیں۔

(ہ) جو شخص دانتوں کو محض صاف اور سفید ہی رکھنا چاہے وہ یہ منجن استعمال کرے۔ "نمک اندرانی ایک حصہ اور کفِ دریا (سمندری جھاگ) ایک حصہ" دونوں چیزیں کو ملا کر کوٹ پیس کر منجن بنا کر استعمال کریں۔

(و) حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام نے فرمایا کہ دانتوں کے درد کیلئے سُعد (ناگرموتھا)

ملنا چاہیئے، نیز فرمایا کہ شراب سے تیار کیا ہوا سِرکہ استعمال کرنے سے دانتوں کی جڑ
مضبوط ہوتی ہیں۔
(ز) حدیث معتبر میں منقول ہے کہ حمزہ ابن طیّار حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام کی
خدمت میں ہائے وائے کرتا ہوا آیا اور آپکے دریافت کرنے پر عرض کی کہ یابن رسولؐ
دانتوں کے درد سے مَرا جارہا ہوں۔ آپ نے فرمایا پچھنے لگوالو۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا
آرام ہوگیا۔ آپ نے فرمایا کوئی شئے "سینگ پچھنے" لگوانے اور شہد سے زیادہ مفید نہیں ہے
(ح) ایک دوسری حدیث میں آپ نے فرمایا کہ دانتوں کے درد کے لئے ایک دانہ
حنظل لے کر چھیل ڈالیں پھر اس کا تیل نکالیں اگر کسی کے دانتوں کو کیڑے نے کھوکھلا
کردیا ہو تو متواتر تین راتیں اس روغن کے چند قطرے دانتوں میں ٹپکا کر تھوڑی روئی
اس روغن میں تر کر کے ان دانتوں میں رکھ لے جن میں درد ہے، اور پھر چِت سو جائے۔
اور اگر کسی کے دانتوں کی جڑوں میں درد ہو تو جس رُخ کے دانتوں میں درد ہو اس طرف کے
کان میں دو، دو، تین، تین، قطرے اس روغن کے ٹپکانے سے چند روز میں آرام
ہو جائے گا۔ ملاحظہ ہو نمبر ۳، ۵۰، ۶۱۔

(۶۷) **صفائیِ دندان** :۔ ملاحظہ ہو نمبر ۶۶ الف، ۶۶ ط۔

(۶۸) **کرم دندان** (دانت کے کیڑے) :۔ ملاحظہ ہو نمبر ۶۶ الف۔

(۶۹) **خون دندان** (دانتوں سے خون بہنا) :۔ ملاحظہ ہو نمبر ۶۱۔

(۷۰) دردِ گلو (گلے کا درد)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ گلے کے درد کیلئے دودھ
پینے سے زیادہ نفع بخش کوئی چیز نہیں ہے۔

امراضِ صدر
(سینے کی بیماریاں)

ذات الصّدر
(سینے کا ورم) :- ملاحظہ ہو نمبر ۴۔

ذات الجنب راست
(مشہور بیماری ہے پھیپھڑے اور قلب کے درمیانی پردے میں ورم آجاتا ہے، اگر ورم داہنی جانب ہو تو اس کا علاج یہ ہوگا)
حضرت رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص رات کو سداب کھائے وہ بیرونی اور اندرونی دردوں سے اور ذات الجنب سے محفوظ رہیگا"
ملاحظہ ہو نمبر ا۔

ذات الجنب چپ
(بائیں طرف کا ورم) ملاحظہ ہو نمبر ا۔

امراضِ قلب
(دل کی بیماریاں)

مُفرّحِ قلب
(دل کو فرحت دینے کیلئے)
حضرت امام رضاؑ نے ارشاد فرمایا کہ چار چیزیں

باعث کشائش قلب ہیں (۱) خوشبو لگانا (۲) شہد کھانا (۳) سواری کرنا (۴) سبزہ د[illegible]
ملاحظہ ہو۔ نمبر ۱۴۳ م۔

(۷۵) دافعِ ضعفِ قلب (دل کی کمزوری کو دور کرنے کیلئے) "الو[illegible]

ایک روایت میں ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السّلام نے ارشاد فرمایا کہ جدوار (زر[illegible]
اور کافور ہموزن لے کر سُرمہ بنا کر آنکھوں میں لگانا نہ صرف دافع دردِ چشم ہے بلکہ اس [illegible]
آنکھوں کو اور دِل کو قوت بھی پہونچتی ہے۔ ضعف جاتا رہتا ہے۔
(ب) حضورؐ سے مروی ہے کہ ترنج، شہد میں ملا کر نہار منھ کھانا باعثِ قوتِ قلب
ہے۔ ملاحظہ ہو نمبر ۴۔

(۷۶) دافعِ اختلاج قلب (دِل کی دھڑکن): ۔ ملاحظہ ہو نمبر ۴۔
(۷۷) دافعِ خفقان (گھبراہٹ و بے چینی): ۔ ملاحظہ ہو نمبر ۸۔

(۷۸) مجلّیٔ قلب (دِل کو جلا بخشنے والا)

حضرت امام جعفر صادق[illegible]
سے منقول ہے کہ امر[illegible]
کھانے سے دِل کی جلاء بڑھتی ہے اور اندرونی امراض کو سکون ہوتا ہے۔

(۷۹) رِیح قلب: ۔ ملاحظہ ہو نمبر ۷۔

امراضِ جگر

(۸۰) دافعِ دردِ جگر: ۔ ملاحظہ ہو نمبر ۲ اور نمبر ۱۴۔
(۸۱) دافعِ قرحہ جگر (زخم جگر کا علاج): ۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام

منقول ہے کہ حضرت حزقیلؑ نبی کے جگر میں قرحہ (زخم گھاؤ، پیپ پڑا ہوا زخم) پڑ گیا تھا
ں نے دُعا کی، حق تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ انجیر کا دودھ اپنے پر (باہر کی طرف) لگاؤ
نچہ انھوں نے ایسا ہی کیا، اور ان کو آرام ہو گیا۔

(۸) عطش مفرط (پیاس کا زیادہ لگنا) :- ملاحظہ ہو نمبر ۴۔

امراضِ ریہ

(پھیپھڑوں کی بیماریاں)

(۸۳) **کھانسی** (الف) کُلینیؒ نے حدیث حسن روایت کی ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے
انسی کی شکایت کی، آپؑ نے فرمایا، تھوڑی سی انجدانِ رومی (درختِ ہینگ کے
ج) اور اس کے برابر مصری کا سفوف بنالے اور ایک، دو، دن کھائے۔ اس کا
ان ہے کہ میں نے ایسا ہی کیا، ایک ہی دن میں کھانسی جاتی رہی۔
(ب) کسی شخص نے حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں کھانسی کی شکایت
ں آپؑ نے فرمایا۔ فلفل سفید، فرفیون، خرلق سفید، قاقلہ، زعفران، ایک ایک حصّہ
زر البنج دو حصّہ ان سب کو باریک پیس کر ریشمی کپڑے میں چھان کر تمام ادویہ کے ہموزن
شہد خالص (جھاگ اُتلا ہوا) ملا کر گولیاں بنا لو۔ کھانسی کے لئے خواہ نئی ہو یا پرانی
سوتے وقت ایک گولی عرق بادیان نیم گرم کیساتھ کھالیا کرو۔ ملاحظہ ہو نمبر ۳، ۴۸ د۔

(۸۴) ضیق النفس (دمہ) :- ملاحظہ ہو نمبر ۳، ۴۔

(۸۵) مرضِ سل :- (الف) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے

فرمایا کہ مچھلی کی زیادتی مرض سِل پیدا کرتی ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ اگر "سِل" ہو تو چاول
کی روٹی سے بہتر کوئی دوا نہیں ہے۔

(ب) ایک اور مقام پر ارشاد ہوا ہے کہ "سِل" والے کے لئے چاول اور جَو (مِلا کر)
کی روٹی سے بہتر کوئی دوا نہیں ہے۔

(ج) اسی طرح ایک اور مقام پر ارشاد ہوا ہے کہ اسہال (دست آنے کی بیماری)
اور "سِل" والے کے لئے جَو کی روٹی سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے اور یہ ہر قسم کے درد
کو بدن سے دُور کرتی ہے۔

(د) حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام سے کسی شخص نے مرض سِل کی شکایت کی
آپؑ نے فرمایا کہ سنبل الطیّب، الائچی، عاقرقرحا، اَجوائن خراسانی، خربق سفید، فلفل
سفید، ہر ایک ایک تولہ، اور فرفیون تمام بیان کردہ دَوائیوں کے کُل کا دُگنا وزن
یعنی چودہ تولہ۔ لے کر باریک پیس کر ریشم کے کپڑے میں چھان کر شہد کف گرفتہ (جھاگ
دُور کیا ہوا) میں ملالو۔ خوراک دو ماشہ برابر گرم پانی کے ساتھ اِستعمال کرو۔ چنانچہ ایسا
ہی کرنے پر آرام ہو گیا۔ ملاحظہ ہو نمبر "۱"۔

(۸۶) **قے** :۔ ملاحظہ ہو نمبر ۲۔

(۸۷) **متلی** :۔ ملاحظہ ہو نمبر ۲، ۴۔

امراضِ معدہ و معا

(معدے اور آنتوں کی بیماریاں)

---

(۸۸) **فراخی امعاء** (آنتوں کو وسعت دینا) :۔ (الف) منقول ہے کہ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ برنج (برنگ ہ مشہور دوا ہے) کا استعمال پیٹ کی آنتوں کو وسعت بخشتا ہے اور بواسیر کے لئے مفید ہے۔

(ب) اور یہ بھی فرمایا کہ غورۂ خرما (کچی کھجور) بھی امعاء (پیٹ کی آنتیں) کو فراخ کرتا ہے۔

(۸۹) قولنج (سُول)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ ہندبہ (کاسنی) کے سات پتے آدمی کو قولنج سے محفوظ رکھتے ہیں۔ ملاحظہ ہو نمبر ۹، ۱۳، ۶۶ ب۔

(۹۰) پیچش

(الف) حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام نے فرمایا کہ پیچش کے لئے آخروٹ کو آگ پر بھون کر اسکا چھلکا پھینک دو اور مغز کھالو۔

(ب) ایک روایت میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام سے پیچش کے درد کی شکایت کی، آپؑ نے فرمایا، گلِ ارمنی ہلکی آنچ پر بھون کر سفوف بنا کر کھالو۔

(ج) دوسری حدیث میں یہ ہے کہ بزر قطونا (اسپغول) صمغ عربی (ببول یعنی کیکر کا گوند) اور گلِ ارمنی کو بھون کر کھالو پیچش جاتی رہے گی۔

(د) پیچش کے لئے حضرت امام رضا علیہ السّلام نے بھی آخروٹ بھون کر چھیل کر کھانے کے لئے ارشاد فرمایا ہے ملاحظہ ہو نمبر ۲۔

(۹۱) اسہال (دست آنا)

(الف) چند حدیثوں میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ اسہال سے محفوظ رہنے کے لئے تھوڑے سے چاول دھو کر سایہ میں خشک کرلیں۔ پھر آگ پر رکھ کر بھون لیں اور پھر بھُر بھُرے (دردرا) کوٹ لیں۔ اور

علی الصّباح اس میں سے ایک مٹّھی کھالیا کریں۔

(ب) ایک دوسری حدیث میں یوں بھی ہے کہ تھوڑے سے چاول ایک پتیلی میں ڈالکر جوش دے لو۔ اور چار، پانچ پتھر کے ٹکڑے آگ میں سُرخ کرکے ایک پیالے میں ڈالکر اوپر سے ایک تیز رفتار گھوڑے کی چربی ان پتّھروں کے ٹکڑوں میں ڈال کر دوسرے پیالے سے ڈھک دو کہ اس کا بخار نہ نکلنے پائے۔ اور فوراً حرکت دو کہ سب چربی گھل جائے ادھر جب چاول پک جائیں تو پگھلی ہوئی چربی ان چاولوں پر ڈالیں اور پھر کھائیں۔ ملاحظہ ہو نمبر ۸، ۸۵ ج۔

(۹۲) محلل موادِ معدہ (معدے کے فاسد مادّوں کو تحلیل کرنیکا عِلاج)

(الف) ایک روایت میں ہے کہ زیادہ انڈے کھانا اور مسلسل اِستعمال کرنا، تلّی میں ایک بیماری جس کا نام طحال ہے، پیدا کرتا ہے اور معدے کے منّھ میں درد پیدا کرتا ہی۔

(ب) حضرت امام رضا علیہ السّلام نے فرمایا کہ جسے یہ منظور ہو کہ اسے ناف (دھرن یا ٹل) کی شکایت نہ ہو تو اُسے چاہیئے کہ جب وہ سر میں تیل لگائے، ناف میں بھی لگا لیا کرے۔ یعنی پیٹ کی توندی میں۔

(۹۳) مُلیّن معدہ (معدہ کو نرم رکھنے یا قبض دور کرنے کا طریقہ) :-

ملاحظہ ہو نمبر ۷، ۱۱، ۱۲۔

(۹۴) درد معدہ :- ملاحظہ ہو نمبر ۳، ۱۴۔

(۹۵) قراقر معدہ (معدہ کی گڑگڑ یا ٹھس ٹھس)

کسی نے حضرت امام جعفر صادق سے قراقر معدہ کی شکایت کی، آپ نے فرمایا کہ کالا دانہ (اسپند) شہد میں ملا کر کھالو۔

ملاحظہ ہو نمبر ۴، ۵۔

(۹۶) **برودت معدہ** (معدے کی سردی): ملاحظہ ہو نمبر "۱"۔

(۹۷) **ضعفِ معدہ** (معدے کی کمزوری)

(الف) کسی نے امام جعفر صادقؑ سے ضعفِ معدہ کی شکایت کی، آپؑ نے فرمایا جراہ (کرفس کی مانند ایک گیاہ یعنی گھاس ہے جسے فارسی میں میوزرہ کہتے ہیں) ٹھنڈے پانی کیساتھ کھالو۔

(ب) حضرت امام رضا علیہ السّلام نے فرمایا کہ جس شخص کو یہ منظور ہو کہ اس کا معدہ کبھی تکلیف نہ پائے اسے یہ لازم ہے کہ کھانے کے درمیان پانی نہ پیئے کیونکہ کھانے کے درمیان پانی پینے سے جسم میں رطوبت بڑھ کر معدہ ضعیف ہوگا۔ رگوں میں پوری قوت نہ پہنچ سکے گی ملاحظہ ہو نمبر ۳، ۱۹ تا ۲۰۔

(۹۸) **ضعفِ ہضم** (کمزوریٔ ہاضمہ): ملاحظہ ہو نمبر ۵۔

(۹۹) **کمی اشتہا** (بھوک کی کمی): ملاحظہ ہو نمبر ۴۔

(۱۰۰) **تحفظِ ضررِ غذا** (غذا کے نقصان سے بچاؤ) ملاحظہ ہو نمبر ۱۹ تا ۔

(۱۰۱) **فتح سدد** (سدّوں کا علاج) ملاحظہ ہو نمبر ۲۷، ۱۷۲۔

(۱۰۲) **کرمِ معدہ** (معدے کے کیڑے)

(الف) حضرت امام رضاؑ سے منقول ہے کہ جو سرکہ شراب سے بنایا گیا ہو اس کے استعمال سے پیٹ کے کیڑے مرجاتے ہیں۔

(ب) حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے جو شخص سوتے وقت سات دانے خرمائے عجوہ کھائے اگر اس کے پیٹ میں کیڑے ہوں گے تو وہ مرجائینگے ملاحظہ ہو نمبر ۴، ۳۶ ج۔

(۱۰۳) **دردِ شکم** (پیٹ کا درد): حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے

منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ میرے بھائی کے پیٹ میں درد ہے، حضورؐ نے فرمایا، تھوڑا سا شہد گرم پانی میں ملا کر پی لو۔ ملاحظہ ہو نمبر ۲، ۴، ۱۴۳م۔

امراضِ طحال و کلیہ و مثانہ

(تلّی گردے اور مثانہ کی بیماریاں)

---

(۱۰۴) **عظم طحال** (تلّی کا بڑھ جانا)

(الف) ایک شخص نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے شکایت طحال (تلی) کی شکایت کی، آپؑ نے فرمایا، تیرہ (سرسوں کی قسم کا ساگ) کو روغنِ عربی (آٹے جو کا تیل) میں پکا کر جسے تلی کا مرض ہو اُسے تین دن کھلائیں آرام ہو جائیگا۔

(ب) حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام کے غلاموں میں سے ایک کو تلی کی شکایت تھی حضرتؑ کو اس کی اطلاع دی گئی تو آپ نے فرمایا اسے تین دن تیرہ کھلاؤ۔ چنانچہ اس کو کھلایا گیا اور اسے آرام ہو گیا۔ ملاحظہ ہو نمبر ۸، ۹۲ الف۔

(۱۰۵) **وجع طحال** (تلی کا درد) :- ملاحظہ ہو نمبر ۱۴۱۔

(۱۰۶) **اوجاع احشاء** (اندرونی اعضا مثل کلیجہ، دل، معدہ، تلی وغیرہ کے درد) :- ملاحظہ ہو نمبر ۱۴۱۔

(۱۰۷) **محرّد کلیہ** (گردے کی تکلیف سے بچاؤ) :- ملاحظہ ہو نمبر ۱۱۔

(۱۰۸) **سنگِ مثانہ** (مثانہ کی پتھری) :- (الف) حضرت امام رضا علیہ السلام نے

فرمایا کہ جماع کے فوراً بعد پیشاب نہ کرنے سے پتھری پیدا ہو جاتی ہے۔

(ب) اور حضرتؑ نے یہ بھی فرمایا کہ جس کو یہ منظور ہو کہ پتھری کبھی پیدا نہ ہو اور پیشاب بھی نہ رکے تو اس کو لازم ہے کہ نزول شہوت کے وقت منی کو نہ روکے اور امساک کی خواہش نہ کرے۔

(ج) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ مثانہ کی پتھری کے لئے ہلیلہ، بلیلہ، آملہ، فلفل، دار فلفل، دار چینی، زنجبیل، شقاقل، وچ (بچھ)، انیسون، خولنجان، مقل (دگوگل) مساوی الوزن لیں اور کوٹ چھان کر گائے کا تازہ گھی ملادیں اور تمام اجزا کے وزن سے دوگنا شہد جھاگ اتارا ہوا یا شکر سرخ ملا کر رکھ دیں اور ایک چلغوزہ کے برابر کھالیا کریں، ملاحظہ ہو نمبر ۱۔

(۱۰۹) درد مثانہ :- ملاحظہ ہو نمبر ۲۔

(۱۱۰) **مدر بول** (پیشاب کی تکلیف سے بچاؤ)

حضرت امام رضاؑ نے فرمایا کہ جو شخص یہ چاہے کہ اسے کبھی مثانہ کی شکایت پیش نہ آئے تو اسے لازم ہے کہ پیشاب کبھی نہ روکے خواہ کسی سواری پر ہی سوار ہو۔ ملاحظہ ہو نمبر ۷، ۱۲۔

(۱۱۱) سلسل البول (پیشاب کا مسلسل آتے رہنا اور بند نہ ہونا) ملاحظہ ہو نمبر ۴۔

(۱۱۲) **تقطیر البول** (پیشاب کا قطرہ قطرہ ہو کر آنا)

کسی نے حضرت امام محمد باقرؑ سے اس بات کی شکایت کی کہ میرا پیشاب نہیں ٹھہرتا، برابر قطرہ قطرہ آتا رہتا ہے آپؑ نے فرمایا، تھوڑا سا اسپند (کالا دانہ) لے کر چھ مرتبہ ٹھنڈے پانی سے اور ایک مرتبہ گرم پانی سے دھو ڈالو، پھر سائے میں سکھا کر روغن کنجد سے چرب کرلو۔ اور سفوف بنا کر پھانک لیا کرو۔

امراضِ اعصاب

(اعصابی بیماریاں)

---

(۱۱۳) امراضِ عضو تناسل :- ملاحظہ ہو نمبر ۲۔

(۱۱۴) مصفّی منی (منی کو صاف کرنے کا علاج) ملاحظہ ہو نمبر ۷۔

(۱۱۵) مقوّیِ باہ (مردانہ قوّت بڑھانا)

(الف) حضرت امام جعفر صادقؑ سے کسی شخص نے مردانہ کمزوری کی شکایت کی، ارشاد ہوا کہ بکری کا گوشت دود[ھ] کے ساتھ کھاؤ۔

(ب) نیز اسی شکایت کو دور کرنے کے لئے ارشاد ہوا کہ ہریسہ (عربی قسم [کا] حلیم ہے) کھانا سود مند ہے۔

(ج) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تخم مرغ (انڈا) روغن زیتون کے ساتھ کھاؤ قوّتِ باہ زیادہ ہوگی۔ ملاحظہ ہو نمبر ۴، ۱۲، ۱۴، ۳۴ [...]

(۱۱۶) ضعفِ اعصاب

حضرت امام رضا علیہ السلام فر[ماتے] ہیں کہ مویز (منقّیٰ) خالص یعنی کا بڑا جس کو اجوشِ بدن بھی کہتے ہیں (بیج نکال کر) کھانے سے جسم کے پٹھوں کو م[ضبوط] کرتا ہے، آنکھوں کی ماندگی کو دور کرتا ہے۔ ملاحظہ ہو نمبر ۲۰ ب، ۴۸ ج۔

(۱۱۷) ملیّن اعصاب (اعصاب سے پٹھوں کو ملائم رکھنے کا طریقہ) ملاحظہ ہو ن[مبر]

(۱۱۸) اوجاع عصابی (اعصابی درد) ملاحظہ ہو نمبر ۱۴۱۔

(۱۱۹) **لقوہ**

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے صحابِ ابن محارب نے عرض کی کہ ایک شخص کو لقوہ مار گیا ہے جس سے اسکا منھ اور آنکھیں ٹیڑھی ہوگئیں ہیں، فرمایا ساڑھے بائیس یعنی پانچ مثقال قرنفل ایک شیشی میں ڈال کر خوب بند کردیں اور گلِ حکمت کر کے گرمی کا موسم ہو تو ایک دن اور اگر موسم سرما ہو تو دو دن دھوپ میں رکھیں، اس کے بعد قرنفل کو شیشی سے نکال کر صندل سا پس کر بارش کے پانی میں ملالیں۔ پھر چیت لیٹ کر اُس رُخ پر جو حصّہ کہ مرض سے ماؤف ہو گیا ہو مالش کرے اور جب تک قرنفل سوکھ نہ جائے اسی طرح لیٹا رہے۔ اس عمل سے یہ مرض دُور ہو جائے گا۔ ملاحظہ ہو نمبر ۱، ۳، ۸، ۱۲، ۱۹ ک، ۳۷، ۱۲۳ ک۔

(۱۲۰) فالج :۔ ملاحظہ ہو نمبر ۱، ۸، ۳۷، ۴۸ د۔

(۱۲۱) **صرع** (مرگی)

حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام سے منقول ہے کہ مِرگی کے لئے بخور (اگر بتّی وغیرہ کی دھونی) کام میں لائیں جس کا نسخہ حسب ذیل ہے اور یہ بخور جنون، غشی، خللِ دماغ کیلئے بھی مفید ہے۔

"لبان (کندر) سندروس (عود ہندی) بزاق القمر (حجر القمر) کورسندی (جوز بوا) قشور حنظل (اندرین کے چھلکے) مر (بول) حرا بّرّی (جنگلی سداب) کبریت ابیض۔ کثرت داخل مقل (گوگل) سعد یمانی (ناگرموتھا) مرو (کنوچہ) شعر قنفذ مثوب (شوکہ)"۔

(۱۲۲) **نقرس** (ایک شدید درد جو پاؤں سے اٹھتا ہے)

حضرت امام رضاؑ نے فرمایا جو لوگ نبیذ (ایک قسم کی شراب ہے) اور دودھ ملا کر پیتے ہیں وہ نقرس اور برص (پھلبہری) میں مبتلا ہوتے ہیں۔ ملاحظہ ہو نمبر ۳، ۱۴، ۶۶ ب۔

(۱۲۳) **گٹھیا** :۔ ملاحظہ ہو نمبر ۴، ۹، ۵۰۔

(۱۲۴) اقسام اوجاع :- ملاحظہ ہو نمبر ۴، ۱۳، ۱۴، ۱۴۳/۳ -

(۱۲۵) اوجاع بیرونی (بیرونی درد) :- ملاحظہ ہو نمبر ۲، ۷ -

(۱۲۶) اوجاع اندرونی (اندرونی درد) ملاحظہ ہو نمبر ۳، ۴۲ -

(۱۲۷) دردِ کمر

(الف) منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے کسی نے دریافت کیا کہ حضرت عیسیٰ علیٰ نبیّنا و علیہ السّلام کو بھی وہ بیماریاں ہوتی تھیں جو اولادِ آدمؑ کو ہوتی ہیں، آپ نے فرمایا، ہاں، گو وہ مسیح تھے مگر بیماریاں ان کو بھی عارض ہوتی تھیں۔ چنانچہ کمر کا درد جو عموماً بڈھوں کو ہوتا ہے وہ ان کو کبھی کبھی بچپن میں ہوتا تھا اور وہ اپنی والدہ سے فرمایا کرتے تھے کہ شہد اور کالا دانہ (اسپند) اور روغنِ زیتون ملا کر لے آؤ جب وہ لے آتیں تو وہ کھانے سے بہت گھبراتے تھے۔ حضرت مریمؑ فرماتیں کہ جب تم نے خود ہی منگایا ہے تو اب کھانے سے کیوں گھبراتے ہو حضرت عیسیٰؑ، جواب دیتے کہ منگوایا تو علمِ پیغمبری سے ہے مگر کھانے سے گھبرانے کا باعث دوا کی بدمزگی اور بچپنے کا تقاضہ ہے۔ اس کے بعد تناول فرما لیتے تھے۔

(ب) کئی روایتوں میں وارد ہوا ہے کہ دسترخوان کے اوپر جو کھانے کے ریزے گرتے ہیں ان کو اکٹھا کر کے کھا لینے سے دردِ کمر کو آرام ہوتا ہے۔

(ج) ایک روایت میں ہے کہ انجدان رومی کھاؤ کہ اس سے کمر کا درد جاتا رہتا ہے ملاحظہ ہو نمبر ۱۴۶ اج -

(۱۲۸) کولھے کا درد :- ملاحظہ ہو نمبر ۲، ۱۷ -

(۱۲۹) دردِ پا (پاؤں کا درد) :- ملاحظہ ہو نمبر ۳ -

(۱۳۰) شقاق دست و پا (ہاتھوں اور پیروں کا پھٹنا) :- ملاحظہ ہو نمبر ۲ -

---

امراضِ جلد

(جِلدی بیماریاں)

---

(۱۳۱) **برص** (سفید داغ۔ پھلبہری) (الف) حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ گائے کا گوشت چقندر میں پکا کر کھانے سے سفید داغ دفع ہو جاتے ہیں۔

(ب) اور یہ بھی فرمایا کہ حمّام میں مہندی اور نورہ لگانا، دافع داغ سفید اور بہق (چھیپ) ہے۔

(ج) ایک روایت میں ہے کہ حمّام میں جاکر، نورہ میں مہندی ملاکر ان سفید داغوں پر لگانے سے داغ (چھیپ، پھلبہری) ختم ہو جاتے ہیں۔

(د) ایک حدیث میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام فرماتے ہیں گائے کا گوشت سفید داغ اور جذام کو زائل کرتا ہے۔ ملاحظہ ہو نمبر ۲۷، ۴۸ د ، ۱۳۴ ہ۔

(۱۳۲) **بہق** :- ملاحظہ ہو نمبر ۱۳۱ ب۔

(۱۳۳) **چھیپ** :- ملاحظہ ہو نمبر ۲، ۲۷، ۱۳۱ ج۔

(۱۳۴) **جُذام** (الف) حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ مچھلی رات کو بغیر شہد کے کھانے سے جذام پیدا ہوگا۔

(ب) حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام نے فرمایا کہ چقندر اکھاڑتا ہے رگِ جذام کو اور شلغم گھلاتا ہے رگِ جذام کو۔

(ج) حضرت امام جعفر صادق ؑ نے یہ بھی فرمایا کہ ناک کے بال کتروانا جذام سے بچاتا ہے۔
(د) حضرت امیر المومنین علی علیہ السّلام نے فرمایا کہ ہر جمعہ کے دن لبیں (مونچھیں) کتروانا جذام سے محفوظ رکھتا ہے۔ (ملاحظہ ہو نمبر ۱۳۱ ج اور نمبر ۱۳۱ ب)۔
(ہ) حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ چھ رتّی روغنِ مردہ (روغنِ ریحیاں) ناک میں ڈالنے سے چھ قسم امراض سے محفوظ رہے گا (۱) جذام (۲) لقوہ (۳) آنکھوں میں پانی اُترنا (۴) نتھنوں کا خشک و سخت ہونا (۵) آنکھوں میں پروال پڑنا (۶) چھینکوں کی زیادتی۔
(و) حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ اسپند (کالا دانہ) ستّر امراض کی دوا ہے جس میں اَدنیٰ سے اَدنیٰ جذام ہے۔
(ز) حضرت رسالتمآب ؐ نے ارشاد فرمایا کہ جذام کے مریض سے اس طرح بھاگو جس طرح شیر سے کوئی بھاگتا ہے۔
(ح) حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا، گندنا (ایک قسم کی ترکاری لہسن کی مانند) دافع جذام و بواسیر ہے ملاحظہ ہو نمبر ۳، ۳۷، ۴۸، ۸۰، ۱۳۱ ج۔

(۱۳۵) مسمنِ بدن (بدن کو فربہ و موٹا کرنے کا طریقہ)

(الف) حضرت امام رضا ؑ فرماتے ہیں کہ جس شخص کو یہ منظور ہو کہ اس کا بدن ہلکا پھلکا رہے اور بہت موٹاپا نہ ہو، اور زیادہ گوشت نہ بڑھے تو اسے لازم ہے کہ رات کا کھانا بہت کم کر دے۔
(ب) حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ بدن کی مالش جسم کو موٹا کرتی ہے۔
(ج) حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ اپنے بچوں کو فادرت (ایک قسم کا حلوہ ہے) کھلاؤ۔ اس سے بدن میں گوشت پیدا ہوتا ہے اور ہڈیاں مضبوط ہو جاتی ہیں۔
(د) اور یہ بھی فرمایا کہ اپنے بچوں کو انار کھلاؤ کہ بہت جلد طاقت پہنچا کر بالغ اور جوان کرتا ہے۔

(۵) اور یہ بھی فرمایا کہ ستّو کی ایجاد وحیِ خدا کی بنا پر ہے، اس سے گوشت بڑھتا ہے۔ ہڈیاں مضبوط ہوتی ہیں۔ سفید داغ زائل ہوتے ہیں اور اسے زیتون کے تیل میں ملا کر کھانے سے موٹاپا آتا ہے۔ ہڈیاں مضبوط ہوتی ہیں، چہرے کی لطافت اور ملاحت زیادہ ہوتی ہے۔ جماع کی قوت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور اگر ستّو کی تین پھنکیاں نہار منہ کھائی جائیں تو بلغم و صفرا دفع ہو جاتے ہیں۔ دوسری جگہ ارشاد ہوا کہ ستّو ستّر قِسم کے بلاؤں کو دور کرتا ہے۔ جو شخص چالیس دن صبح کو ستّو کھائے، دونوں مونڈھے (کاندھے) قوی ہو جائیںگے۔

اِنھیں امام یعنی جعفر صادق علیہ السّلام سے یہ بھی منقول ہے کہ تین چیزیں ایسی ہیں جو کھانے میں نہیں آتی ہیں مگر ان کے اِستعمال سے بدن موٹا ہوتا ہے۔

(۱) کتان کے کپڑے پہننا (۲) خوشبو سونگھنا (۳) نورہ لگانا۔

اور تین چیزیں ایسی ہیں جو کھانے میں آتی ہیں اور بدن کو دُبلا کرتی ہیں۔

(۱) سوکھا گوشت (۲) پنیر (۳) خرمے کی کلیاں۔

اور دو چیزیں ایسی ہیں جو نفع ہی نفع کرتی ہیں۔

(۱) نیم گرم پانی (۲) انار۔ (ملاحظہ ہو نمبر ۳، ۳۷) – ۴۸ک، ۱۳۱ د –

اور دو چیزیں ایسی ہیں جو نقصان ہی نقصان کرتی ہیں۔

(۱) سوکھا گوشت (۲) پنیر (مفرد و تنہا)

(۱۳۶) پالا زردہ :- ملاحظہ ہو نمبر ۳۔

(۱۳۷) ناسور و جراحت

حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام نے ایک شخص کے زخم کے لئے فرمایا کہ تھوڑی رال (تھوک) اور اتنی ہی بکری کی چربی لے کر ایک کوری ٹھیکری (ٹھلیا) پر رکھ کر ملائے پھر ظہر کے وقت سے عصر تک ہلکی آنچ پر گرم ہونے دے اس کے پرانی کتان* (ایک قِسم کا کپڑا ہے۔ ملاحظہ ہو نمبر ۱۳۴) کا ایک ٹکڑا لے کر اس تیار شدہ مرہم کو اس پر پھیلا کر

* ملاحظہ ہو نمبر ۱۵۱

مثل پھائے (پھنبہ) کے زخم پر لگائے۔ اگر اس زخم ناسور میں سوراخ بھی ہو تو کتان کی ایک بتی سی بنا کر اس بتی پر بھی مرہم لگا کر ناسور کے اندر پہلے سے رکھ دینا چاہیئے اور اسکے بعد پٹی لگانی چاہیئے۔

(۱۳۸) بثور و دمامیل

(پھنسی، چھوٹے دانے جو فساد خون سے جسم پر نکل آئیں، سرخ و زرد دانے اور آبلے، دنبل، چنبل اور پھوڑے وغیرہ)

(الف) حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ نمک لگا کر سکھایا ہوا گوشت اور ایسے ہی مچھلی کھانا چھیپ اور کھجلی پیدا کرتا ہے۔

(ب) اور حضرت ہی نے یہ بھی فرمایا کہ جس شخص کو منظور ہو کہ اس کے بدن میں پھنسی، پھوڑے نہ نکلیں تو وہ حمام میں جا کر پہلے بدن پر روغن بنفشہ مَلا کرے۔ ملاحظہ ہو نمبر ۴۸ د۔

(۱۳۹) سرطان (کینسر)

حضرت امام علی النقی علیہ السلام نے متوکل کی ماں کو متوکل کے مرض سرطان کا یہ علاج فرمایا کہ بکری کی مینگنیاں جو اُسی کے پاؤں (اگلے) سے کچلی گئی ہوں لے کر اور اس کو گلاب میں حل کر کے مِلا لیا جائے، اس سے قبل حکماء نے سینکڑوں علاج کئے اور کئی قسم کے ضماد کام میں لائے لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا مگر اس علاج سے دو تین دن میں فائدہ ہو گیا۔

نوٹ :۔ ایک اور مقام پر اسی علاج کا تذکرہ اس طرح ہے کہ متوکل عباسی کے جسم میں ایک ایسا پھوڑا نکل آیا تھا جس سے مر جانے کا اندیشہ تھا اور طبیب خوف کے مارے اس کو چیرنے کی جرأت نہ کرتے تھے، فتح ابن خاقان (وزیر متوکل) نے کسی شخص کو حضرت

(صفحہ ۵۷) سلہ یہ سن کا ایک باریک کپڑا ہوتا ہے۔ اس کپڑے کے بارے میں قدیم شعراء کا خیال تھا کہ چاند کا عکس پڑنے سے یہ کپڑا پارہ پارہ ہو جاتا ہے۔

امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں بھیجکر متوکّل کی یہ حالت عرض کی، حضرت نے ارشاد فرمایا کہ بھیڑوں کی مینگنیاں جو اُنھیں کے پاؤں سے کچلی جاکر گوندا ہو گئی ہوں، گلاب میں ملاکر اس پھوڑے پر لیپ کردو۔ اطبّاء کو جب حضرت کے ارشاد کردہ اس علاج کی خبر ہوئی تو وہ بہت حیران ہوئے اور تعجّب کیا کہ اس معمولی علاج سے کیا فائدہ ہوگا۔ وزیر نے کہا کہ وہ حضرت مخلوقِ خدا میں سب سے زیادہ دانا ہیں، اس لئے ان کے فرمانے کے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔ چنانچہ حسب ہدایت عمل کیا گیا۔ اور صرف لیپ ہی کردینے سے متوکل کو درد سے کراہنے سے نجات حاصل ہوگئی، اُڑی ہوئی نیند واپس آگئی اور تھوڑی ہی دیر بعد اس لیپ کے اثر سے پھوڑا خود بخود پھوٹ گیا اور اس میں سے بہت سارا گندہ مواد خارج ہوا جس سے مریض کو آرام ہو گیا۔

(۱۴۰) زہرِ عقرب (بچھو کا زہر) کئی حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ نمک ملنے سے بچھّو اور دیگر جانوروں کا زہر دفع ہوتا ہے۔

ملاحظہ ہو نمبر ۱، ۳، ۸۔

(۱۴۱) زہرِ مار (سانپ کا زہر) :- ملاحظہ ہو نمبر ۱، ۲، ۸۔

(۱۴۲) زہرِ جانوراں :- ملاحظہ ہو نمبر ۴۰ ج۔

(۱۴۳) زہرِ خوردہ (زہر کھایا ہوا) :- ملاحظہ ہو نمبر ۳۔

(۱۴۴) تپ (بخار) (الف) حضرت محمد باقر علیہ السّلام نے فرمایا کہ بخار کا علاج تین چیزوں سے ہے (۱) قے (۲) مسہل (جلّاب) (۳) پسینہ۔

(ب) حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا تپِ ربع (باری کا بخار جو دو روز کے وقفہ میں آتا ہے) کا علاج آب سرد، شکر قند، نبات (مصری) گھول کر پینا ہے۔ ایک اور مقام پر حضرت فرماتے ہیں کہ سات ماشہ شکر ٹھنڈے پانی کے ساتھ

نہار منھ پینا دافع بخار ہے۔ ایک مقام پر اس طرح بھی وارد ہوا ہے کہ تین تولہ شکر پانی میں گھول کر نہار منھ پیئے اسکے بعد جس وقت بھی پیاس معلوم ہو یہی پانی پیتے رہیں۔

(ج) حضرت امام محمد تقی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ گوشت کبک (چکور) کا گوشت مفید تپ ہے۔

(د) حضرت امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ سیب اور سنجد (غبیرا) مفید ہیں بخار کیلئے۔

(ڈ) حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پاس ایک شخص حاضر ہوا کہ فرزند رسول تپ کہنہ (پرانے بخار) کا علاج کیا ہے؟ آپنے فرمایا اسپند (سیاہ دانہ) اور شہد، ملاحظہ ہو نمبر ۳۔

(و) حضرت امام محمد نقی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ کباب، پیاز کیساتھ کھانا بخار کیلئے مفید ہے۔

(ز) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ پہلی ہی رات کو سات یا دس ماشہ اسبغول کھانا بخار سے بے خطر کرتا ہے۔

(ح) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا کہ شہد و شونیز (کلونجی) بخار کے لئے فائدہ بخش ہے۔

(ط) حضرت امام علی النقی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تپ ربع (باری کا بخار) کیلئے فالودہ، معمولی شہد کے ساتھ جس میں زعفران بھی شریک ہو استعمال کریں، اسکے سوا اس روز اور کوئی غذا نہ کھائیں۔

(ی) حضرت امام علی ابن موسیٰ الرضا علیہ السلام سے مروی ہے کہ خیار (کھیرا ککڑی) یا چھیلے ذرنج کا جوشاندہ ایک رطل (آدھا سیر یعنی چالیس تولہ) کی مقدار میں تین روز پیا جائے۔ تو تپ ربع کے لئے مفید ہے۔

(ک) حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے منقول ہے کہ تپ نوبتی (باری کا بخار) میں باری کے روز فالودہ میں شہد اور بہت سی زعفران ملا کر کھائیں۔

(ل) حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ عناب سے بخار جاتا رہتا ہے۔

(م) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ بخار، دردِ سر، آشوب چشم،

پیٹ کا درد اور دوسرے کل دردوں کے امراض کے لئے کالا دانہ کھانا شفا دیتا ہے اور حضور رسالتمآب نے فرمایا کہ اسپند کے درخت کے ریشے اور شاخیں، رنج و غم اور جادو ٹونہ کو دور کرتی ہیں۔ اس کے دانے بہتر بیماریوں کے لئے شفا بخش ہیں۔ لہٰذا تم اسپند اور کندر (ایک قسم گوند ہے) سے علاج کیا کرو (ملاحظہ ہو نمبر ۲-۳)۔

(۱۴۵) **شدید بخار**:- ملاحظہ ہو نمبر ۲۔

(۱۴۶) **تپ و لرزہ** (بخار و کپکپی):- ملاحظہ ہو نمبر ۳، ۴۔

متفرقات

(۱۴۷) **بواسیر**

(الف) حضرت امام علی مرتضیٰ علیہ السّلام سے مروی ہے کہ شعد (ناگر موتھا) سے استنجا اور کلّی کی جائے تو ریح البواسیر اور منہ کی بیماریاں نہ ہوں گی۔

(ب) حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام نے حمیری سے بواسیر کا یہ نسخہ ارشاد فرمایا۔ شمع (موم)، دہن زنبق (روغن چنبیلی) لینہ عسل (صمغ میعہ سائلہ)، سُماق، (نام دوا ہے' ترش مزہ ہوتی ہے) سروکتان (بزر کتان)۔

ان سب دواؤں کو ایک دیگچی میں ڈال کر آگ پر چڑھا دیں جب وہ آپس میں مل کر مرہم کی مانند ہو جائیں تو اس کو بقدر ضرورت لے کر لگائیں۔ اس کے بعد یہ بھی ارشاد ہوا کہ سعیب ابنِ اسحاق کا مرض تجھ سے کچھ جُدا نہ تھا تو اس کو کہہ دے بلادر (بھلادان ایک دوائی ہے) لیکر اس کے تین ٹکڑے کرلے۔ پھر ایک گڑھا کھود کر اس میں تھوڑی سی آگ روشن کرے اور اس میں یکے بعد دیگرے ایک ٹکڑا ڈالے اور اس کے اوپر کوئی ٹھیکرا یا انگیٹھی اس طرح رکھ کر بیٹھ جائے، کہ

دھواں مقعد پر لگے یعنی دھونی پہونچے۔ اگر پانچ سے سات مسّوں تک بھی ہونگے تو وہ گر جائیں گے۔ پس اس کے بعد اوپر کا نسخہ بطور مرہم استعمال کیا جائے۔

(ج) حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام سے منقول ہے کہ ہرن کا گوشت بواسیر اور دردِ کمر کے لئے نافع ہے قوتِ جماع زیادہ کرتا ہے۔

(د) حضرت امام رضا علیہ السّلام نے بواسیر کے متعلق فرمایا کہ ہلیلہ سیاہ، بلیلہ، آملہ سب برابر لیکر تھوڑا گوگل آبِ گندنا میں حل کر کے تمام دوائیں اس میں تین راتیں بھگوئیں۔ جب خمیر ہو روغن بنفشہ یا تلی کے تیل سے ہاتھ چکنے کر کے مسور کے دانے کے برابر گولیاں بناکر سایہ میں سکھالیں۔ گرمی کے دنوں میں ایک مثقال (۴ ماشے) اور موسم سرما میں دو مثقال (۸ ماشے) کھائیں۔

نوٹ:۔ علامہ ترابی کا خیال ہے کہ غالباً گوگل کا وزن دیگر چیزوں کے کل وزن کے برابر ہوگا۔

نوٹ:۔ ایک اور کتاب میں ہے کہ ان تینوں اجزاء کا سفوف ریشمی کپڑے میں چھان کر اور نیلا گوگل لے کر آبِ ترہ میں بھگو دیں، اور دورانِ استعمال مچھلی، سرکہ اور سبزی سے پرہیز کریں۔

(ھ) کئی روایتوں میں وارد ہے کہ ترہ (سرسوں کی قسم کا ساگ) کھانے سے بواسیر جاتی رہتی ہے۔

(ہ) حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام نے فرمایا کہ چاول اور کچا خرما بواسیر کو زائل کرتا ہے۔

(ز) حضرت امام رضا علیہ السّلام نے فرمایا کہ جس شخص کو بواسیر سے محفوظ رہنا منظور ہو تو اسے لازم ہے کہ ہر شب سات عدد برنی خرمے اگائے کے گھی کے ساتھ کھایا کرے اور اپنے خصیوں پر روغن چنبیلی کی مالش کیا کرے۔ ملاحظہ ہو نمبر ۱۱، ۶۶ ب، ۸۸ الف، ۱۳۲ ح۔

(۱۲۰) صنوبت المشعر (بال جھڑنا):۔ ملاحظہ ہو نمبر ۱۳۔

(۱۴۹) مقویِ استخوان (ہڈیوں کی مضبوطی) :- ملاحظہ ہو نمبر ۱۳، ۱۳۴ کا۔

(۱۵۰) دافعِ طاعون

کسی شخص نے حضرت امام موسیٰ کاظمؑ سے عرض کیا کہ میرے بدن میں طاعون کا مادّہ پیدا ہو گیا ہے حضرت نے فرمایا تو سیب کھا، چنانچہ اُسنے کھائے اور آرام ہو گیا۔

(۱۵۱) شقاق و بثورِ شفت (ہونٹوں کا پھٹنا اور ہونٹوں پر پھنسیاں نکلنا)

حضرت امام رضا علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ جس کو یہ منظور ہو کہ اس کے ہونٹ نہ پھٹیں اور ہونٹوں پر پھنسیاں نہ نکلیں تو اس کو چاہئے کہ سر میں جو تیل لگائے تو وہ اَبرؤں پر بھی لگایا کرے۔

(۱۵۲) استرخاِ اللّہاۃ (گلے کا کوّا لٹک جانا)

حضرت امام رضاؑ فرماتے ہیں کہ جس کو منظور ہو کہ اس کا کوّا نہ لٹکے اور کان نہ بہیں، اُسے لازم ہے کہ جب کبھی میٹھی چیز کھائے سرکہ سے غرارے کرے۔

(۱۵۳) سببِ ازدیادِ قمل (جوؤں کی زیادتی کا باعث)

حضرت امام رضاؑ فرماتے ہیں کہ انجیر مسلسل اور زیادہ کھانے سے جسم میں جوئیں نہیں پڑتیں۔

(۱۵۴) خالص شہد کی شناخت

حضرت امام رضاؑ فرماتے ہیں کہ خالص شہد کی پہچان یہ کہ اس کے سونگھنے سے فوراً پیاس محسوس ہوتی ہے۔

(۱۵۵) شہد کی قسم جو زہر ہے

آپؑ نے یہ بھی فرمایا کہ جس شہد کے سونگھنے سے گرمی معلوم ہو وہ از قسمِ زہر ہے۔

(۱۵۶) خاصیّت روغنِ بنفشہ

حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ روغن بنفشہ سردی میں گرم اور گرمی میں سرد ہو جاتا ہے۔

(۱۵۷) خاصیّتِ عطسہ (چھینک)

حضرت امام رضا علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ چھینک جسم کی ساری کثافت کو دور کرتی ہے اور سات روز تک موت سے امان دیتی ہے۔

(۱۵۸) کلف (چھائیاں)

حضرت امام رضا علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ زیادہ انڈے کھانے سے منُھ یعنی چہرے پر "چھائیاں" پڑ جاتی ہیں۔

(۱۵۹) سببِ جنونِ اولاد

حضرت امام رضا علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ جماع کے بعد بغیر غسل کیئے دوسری دفعہ جماع کرنے سے اولاد میں جنون پیدا ہو جاتا ہے۔

(۱۶۰) سببِ جذامِ اولاد

اور یہ بھی آپؑ نے فرمایا کہ حائضہ عورت کے ساتھ جماع کرنے سے اولاد میں جذام پیدا ہوتا ہے۔

(۱۶۱) اُشنان کھانے کے ضرر (ایک گھاس ہے جس سے کپڑے دھوئے جاتے ہیں)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ اُشنان (کرمک) کھانے سے زانو سست ہو جاتے ہیں۔ منی خراب ہو جاتی ہے۔ اور منُھ میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے۔

(۱۶۲) حفظِ صحّت

حضرت امام رضا علیہ السّلام سے منقول ہے کہ پرہیز تمام علاجوں کا خلاصہ ہے۔ اور معدہ تمام

بیماریوں کا لفر ہے۔ جسم کو وہی چیزیں دو۔ جن کا وہ عادی ہو۔ اور یہ بھی فرمایا کہ جہاں تک طبیعت برداشت کر سکے دوا سے بچو۔ جس وقت بھوک لگے کھالو۔ جب پیاس لگے پانی پی لو۔ جب پیشاب آئے پیشاب کر ڈالو جب تک ضروری نہ سمجھو جماع نہ کرو۔ جب نیند آئے سو جاؤ۔ جب تک اِن ہدایتوں پر عمل کرتے رہو گے صحت برقرار رہیگی۔ ملاحظہ ہو نمبر ۴۲۔

(۱۶۳) تعدیل مزاج

حضرت اِمام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ چار چیزیں مزاج میں تعدیل (اعتدال) پیدا کرتی ہیں۔ (۱) انار (۲) کچے کھجور کا جوشاندہ (۳) بنفشہ (۴) کاسنی۔

(۱۶۴) عِلّتِ اُبنیٰ[1] (علّت المشائخ)

حضرت امام جعفر صادقؑ سے کسی شخص نے عرض کیا کہ اس کی لڑکوں سے آشنائی ہے اور وہ ان کو اپنی پشت پر چڑھاتا ہے۔ حضرتؑ نے یہ سن کر اپنا منہ پھیر لیا۔ وہ مایوس ہو کر آبدیدہ ہو گیا۔ اماؑم نے از راہِ رحم ارشاد فرمایا کہ اچھا جس وقت تم اپنے وطن کو جاؤ۔ ایک اونٹ گشتنی خرید کر اس کے چاروں پاؤں باندھ کر اس کے کوہان پر تلوار سے مارو۔ اور پھر اُس کے مقامِ زخم سے چمڑا ہٹا کر گرم گرم زخم پر بیٹھ جاؤ۔ اُس کا بیان ہے "میں نے ایسا ہی کیا اور دیکھا" تو باریک باریک کیڑے اس اونٹ کے پشت کے زخم پہ مجھ سے گرے۔

(۱۶۵) عقر مرد (مَرد کا بانجھ پن)

حضرت امام علی النّقی علیہ السّلام نے فرمایا کہ لبنِ حلب (تازہ دوھیا ہوا دودھ) اور شہد دونوں اس مرض میں نافع ہیں۔

---

[1] ایک خبیث مرض ہے، لڑکوں سے آشنائی پیدا کی جاتی ہے۔

(۱٦٦) **بالخورہ**

حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ نبیّنا علیہ السّلام نے مرضِ بالخورہ کی شکایت کی، ارشاد ہوا کہ وہ گائے کا گوشت، چقندر کے ساتھ کھائیں۔

(۱٦۷) **تخفیفِ غضب (غصّہ کی کمی)**

معتبر حدیثوں میں وارد ہے کہ تیتر کا گوشت کھانے سے غصّہ کم ہو جاتا ہے۔ رنج و غم جاتا رہتا ہے۔

(۱٦۸) **اَدویہ اَفعال متضادہ**

ابنِ عباس سے روایت ہے کہ فرمایا رسولِ خدا نے، پنیر اور جوزؔ[1] دونوں، بیماری پیدا کرتے ہیں۔ مگر جب دونوں آپسمیں مل جائیں تو شفا بخش ہوتے ہیں۔

(۱٦۹) **عورتوں کا مختلف خواب میں شکلوں کو دیکھکر ڈرنا۔**

ملاحظہ ہو نمبر ۳۔

(۱۷۰) **دافعِ سحر و جادو** :- ملاحظہ ہو نمبر ۳، ۱۴۳ م۔

(۱۷۱) **جملہ امراض کی واحد دوا** :- ملاحظہ ہو نمبر ٦۔

(۱۷۲) **اکثر امراض کے لئے نافع** :- ملاحظہ ہو نمبر ۱۰۔

(۱۷۳) **فوائدِ حمّام**

حضرت امام موسیٰ رضا علیہ السّلام نے فرمایا کہ حمّام کے بہت سے فوائد ہیں (۱) مزاج کو اعتدال اور اصلاح پر لاتا ہے (۲) کولھے کے درد وغیرہ کو دور کرتا ہے (۳) پٹھوں اور رگوں کو نرم کرتا ہے (۴) اعضاء کو تقویت پہنچاتا ہے۔ (۵) فضلاتِ بدن کو خارج کر دیتا ہے۔

---

[1] اخروٹ، جوز ماثل، دھتورہ۔

(۶) میل اور بدبو جسم کی دُور کرتا ہے۔

(۱۷۴) ناک کی خشکی :- ملاحظہ ہو نمبر ۱۳۳ کا۔

(۱۷۵) آنکھوں کا پروال :- ملاحظہ ہو نمبر ۱۳۳ کا۔

(۱۷۶) لطافت و ملاحت چہرہ :- ملاحظہ ہو نمبر ۱۳۴ کا۔

(۱۷۷) بخرالفم (مُنہ کی گندگی اور بدبو)

مامون رشید نے اپنے دہنی کی شکایت یوحنا ابنِ ماسویہ جبرئیل ابنِ بختیشوع اور صالح ابن ہندی سے کی (یہ سب اپنے وقت کے مشہور طبیب تھے) معالجہ شروع کیا، مگر ناکام رہے۔ چنانچہ حضرت امام علی ابن موسیٰ الرضا علیہ السلام کے خراسان تشریف لانے پر اُن کی خدمت میں عرض کی گئی، آپ نے ارشاد فرمایا کہ :-

"عنفقہ کی فصد لی جائے۔ برگ ہلوبا کا آب برف سے خسیاندہ (دانت وغیرہ سے چبایا ہوا) اِستعمال ہو اور سُعد کوفی ہمیشہ منہ میں رکھیں، تھوڑے ہی دِنوں میں مامون رشید نے شفا پائی۔"

(۱۷۸) دَفع ذات الجنب (پسلے اور دل کے درمیانی پردہ پر ورم آنے کی بیماری کا

عِلاج) :- آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ قسط بحری (کٹ) اور زیت (زیتون) کے ساتھ اس کا علاج کیا جائے۔

(۱۷۹) اُمّ الصّبیان (بچّوں کی مشہور عام بیماری ہے مرگی ایسی کیفیات ہوتی ہیں)

"ناظرین کو صعتر، زیرہ، اور نمک کا نسخہ یاد ہوگا، اس میں تھوڑی سی تبدیلی یعنی بید ستر کی ہموزن شرکت اور چار رتی سے ایک ایک ماشہ تک بچّہ کی ماں کے دودھ میں گھول کر

استعمال، ام الصّبیان کے لئے اکسیر ہے۔

نوٹ :- اسی طرح بہت سے نسخہ جات ترمیم و تبدیل کے بعد آج کے طبیبوں کے معمول طبّ ہیں، بعض ارشادات میں کوئی خاص نسخہ ملحوظ خاطر ہے اس لحاظ سے ایک ہی جز کا تذکرہ فرمایا گیا ہے جیسے نمبر ۳۶ ج یا نمبر ۶۵ و - سرکہ دانتوں کی جڑوں کو مضبوط کرتا ہے۔ اس سے حنظل میں پکایا ہوا سرکہ مراد ہے - اور ترکیب استعمال اس نسخہ کے ساتھ موجود ہے - اکثر نسخوں میں شہد، سنا، کاسنی اور کلونجی کا تذکرہ بار بار فرمایا گیا ہے۔ اس لئے انکے افعال و خواص بھی ہدیۂ ناظرین ہیں۔

شہد شہد کے متعلق فیہ شفاء للّناس کا فرمان اپنی تفصیل میں حکمت کی ایک کتاب ہے۔ اور دوائیوں کے خواص کا ایک دفتر۔ چنانچہ حکماء اس امر پر متفق ہیں کہ اگر نہار منہ اس کا استعمال کیا جائے تو یہ بلغم کو دور کرتا ہے۔ معدہ کو دھوتا ہے اور اسکو جلا بخشتا ہے۔ اس کے فضلات کو دفع کرتا ہے۔ اسکے سدّوں کو کھولتا ہے۔ معدہ کا اعتدال قائم رکھتا ہے۔ یہ مقوّیِ دماغ اور حرارت عزیزی ہے۔ بدن کی رطوبتیں دور کرتا ہے۔ سرکہ کے ساتھ اس کا استعمال صفراوی مزاج کے لئے مفید ہے۔ مثانہ میں طاقت پیدا کرتا ہے۔ پتھری کو نکالتا ہے۔ رکے ہوئے پیشاب کو جاری کرتا ہے۔ فالج اور لقوہ کے لئے نفع بخش ہے۔ قوّتِ باہ کو فائدہ دیتا ہے۔ ریاح کا دافع ہے۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ دودھ اور شہد ہزاروں بوٹیوں کا عرق ہے - اگر سارے جہان کے حکیم جمع ہو کر ایسا عرق بنانے کی سعی کریں تو ناکام رہیں گے۔ حکیم علی الاطلاق نے دودھ اور شہد میں طرح طرح کے فائدے رکھ دیئے ہیں۔

سنا بلغم، صفراء، سوداء اور جلے ہوئے خلطوں کے لئے جلاب ہے کہ ان کو خارج کرتا ہے۔ دماغ کو ہر طرح کی آلائشوں سے پاک رکھتا ہے اور قوّت میں اضافہ ہوتا ہے۔ مرگی، دردِ شقیقہ، دردِ سر، دردِ پہلو، قولنج اور دمّہ کو دور کرتا ہے۔

خشک و تر خارش اور بدن کی جوؤں کو دفع کرتی ہے۔ معدہ کے کیڑوں کی قاتل ہے۔ سوداوی بیماریوں اور جوڑوں کے دردوں کے لئے مفید ہے۔ روغن زیتون کیساتھ استعمال سے دردِ کمر و پہلو، اخراجِ خلطِ خام اور بواسیر کے لئے فائدہ بخش ہے۔ گلاب کے پھول یا شیرۂ تازہ یا شکر کے ساتھ قبض کشا ہے، ساڑھے چار ماشہ سَنا ایک تولہ شہد کے ساتھ تین دن کھانا، اعضاء و جوڑوں کی تکلیف اور درد کے لئے مجرب ہے مگر اس کا استعمال گلاب کے پھول کے بغیر اور روغنِ بادام کے علاوہ اچھا نہیں ہے

اس کا جوشاندہ بھی اچھا نہیں ہے۔

کاسنی اِس کے پتے مفتح[1] ہیں۔ خون و صفرا کی تیزی کو سکون دیتی ہے اور پیاس کی شدت کو کم کرتی ہے۔ اس کا عرق، سرکہ اور صندل کے ساتھ دردِ سر (گرم) کو مفید اور سرکہ و گلاب کے ساتھ آنکھ کے ورم، درد کو دُور کرتا ہے۔ اس کا شربت، شہتوت کے ساتھ، حلق کے ورم اور خناق کے لئے مفید ہے اور اِس کا مَلنا جگر و طحال کے سُدّوں کا دافع ہے۔ یرقان و اِستسقائے حار (شدید گرمی) کو فائدہ مند ہے۔ رگوں اور آنتوں کے سُدّوں کو دفع کرتا ہے۔ جگر کی مقوّی اور حرارت کو دُور کرنے والی ہے۔ معدے کی سوزش کو فائدہ دیتی ہے۔ پیشاب کی رکاوٹ دُور کرتی ہے۔ گُردے کی تمام شکایت رفع کرتی ہے۔ صفراوی اُلٹیوں اور ہیضہ وغیرہ کے علاوہ چیچک کے مرض میں بہت نافع ہے۔ اس کا عرق شکنجبین کے ساتھ، معدہ کو طاقت دیتا ہے، بخار کو دُور کرتا ہے۔ جَو کے آٹے کے ساتھ ضماد (لگا کر) استعمال کرنے سے جوڑوں کی تکلیف، نقرس اور ورم کو سود مند ہے۔ اس کا طِلاء (تیل)، ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ کاسنی کے بیج، دردِ سر، خفقان کو نافع، سُدّوں کا دافع

---

[1] پتھری اور سُدّوں کو گھلانے کو کہتے ہیں۔

اور استسقاء و یرقان اور صفراوی تپوں کو سود مند ہے۔ اس کا جوشاندہ، صندل، اور سونف کے ساتھ، زہر کے اثرات کا دافع اور گردہ و تلی کو مفید ہے۔ نفث الدم (اخراج خون) کے لئے نفع بخش ہے۔ بھوک میں اضافہ کرتا ہے۔ اور وہ تمام فوائد پتوں میں استعمال کے لئے بیان ہوئے ہیں اس جوشاندے کے لئے مرقوم ہیں، نیز پیشاب کھل کر لاتا ہے۔

کاسنی کی جڑ نہایت مفتح اور اخلاط کی مطلف ہے۔ غذا کو پاک کرتی ہے اور فضلات کو بہاتی ہے، پیشاب کثرت سے لاتی ہے۔ خون صاف کرتی ہے۔ آنتوں کے ورم کو رفع کرتی ہے۔ گرمی کو دور کرتی ہے اور فضول و نقصان دِہ مادّوں کو پکا کر نکالتی ہے۔ جوڑوں کے درد کو نفع بخشتی ہے۔

کلونجی

رطوبتوں کو خشک کرتی ہے اور اخلاط کی منضج[1] ہے۔ پیشاب اور حیض کو جاری کرتی ہے۔ زندہ اور مُردہ بچے کو پیٹ سے گرا دیتی ہے۔ اور ٹھنڈے زہروں کی تریاق ہے۔ سردی کی کھانسی اور سینے کا درد، متلی، مثانہ و جگر کی گرمی اور یرقان، تلّی، ریاحی درد (قولنج ریحی) میں اس کا لیپ اور پلانا دونوں مفید ہیں۔ اس کا ہمیشہ استعمال چہرے کی رنگت نکھارتا ہے۔ سرکہ کے ساتھ اس کو کھانا پیٹ کے کیڑے نکالتا ہے۔ نو ماشہ گرم پانی کے ساتھ استعمال سے نیش سگ (دیوانے کتے کے زہر کو دُور کرتا ہے۔ اور سکنجبین کے استعمال پر چوتھیا تپ (بخار) کو ختم کرتا ہے۔ گردہ و مثانہ کی پتھری نکالتی ہے، پیشاب کی تکلیف کو دفع کرتی ہے۔ اور کلونجی کو جلا کر آب مورد کے ساتھ پلانا بواسیر کے لئے نفع بخش ہے۔ سرکہ میں تر کر کے سونگھنا دردِ سر (بارد) اور لقوہ کو دُور کرتا ہے۔ اس کے سات دانے

---

[1] وہ دوائیاں جو عموماً جُلاّب سے پہلے کھلاتے ہیں۔ تاکہ فاسد مادّہ پک جائے اور طبیعت نرم ہو جائے۔

عورت کے دودھ میں پیس کر ناک میں ڈالنا یرقان میں سود مند ہے۔ آنکھوں میں پانی اُتر آنے کی ابتدا میں اِس کا سرمہ نافع ہے اور اِس کے غرارے دانتوں کے درد کو دُور کرتے ہیں۔ اِس کا لیپ دردِ سر، جوڑوں کے درد، برص، داد، خارش، کھجلی اور سوجن کو دفع کرتا ہے۔ اِس کا تیل، کندر اور روغنِ زیتون کے ساتھ بطور طلاء بہت مقوّیِ باہ ہے۔ ناکارہ اور مایوس مریضوں کو فائدہ مند، نہایت مجرّب اور اکسیر ہے۔ اگر آتشی شیشی میں کشید کر کے طلاء بنائیں اور کمر پر لگائیں تو سستی، سختی اور گدازگی کرتی ہے۔ نیز مادّہ منویہ کو رقیق کرتا ہے۔ سردی کے دردوں اور پٹھوں کی کمزوری وغیرہ میں کلونجی سریع التاثیر ہے۔

غرض کہ اسی طرح دفعیۂ امراض کے لئے جتنے نسخہ تجویز فرمائے گئے ہیں۔ اگر ان سب اجزاء کے افعال و خواص پر تحقیقی نظر پڑے تو یہ اطبّا کے لئے ایک گراں بہا خزانہ ہوگا ــــــ تتمۂ کتاب ناظرین کی خاص توجّہ کا محتاج ہے۔

امیر المومنین علی ابنِ ابیطالب علیہ السّلام کا ارشاد ہے کہ جسم کی چھ حالتیں ہیں۔ صحّت، مرض، موت، حیات، خواب اور بیداری، اور اسیطرح روح کی بھی چھ حالتیں ہیں۔

(۱) اِس کی صحّت یقین ہے اور اس کا مرض شک ہے۔

(۲) اِس کی موت جہل ہے اور اس کی حیات علم ہے۔

(۵) اِس کی نیند غفلت ہے اور اس کی بیداری حفاظت ہے۔

مقدّمہ میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ وہ ہستی جسکے سر پر ختم نبوّت کا تاج رکھا گیا۔

ہادئ برحق بھی ہے اور طبیبِ مطلق بھی۔ نہ جانے اس کے ارشادات میں کتنے حجابات ہیں۔ مگر معلوم یہ ہوتا ہے کہ ہر ارشاد ایک ظاہر رکھتا ہے اور ایک باطن۔ ظاہر ہماری جسمانی صحت کی بقا کے لئے ہے اور باطن ہماری روحانی صحت کا محافظ ہے۔ ہمارے جسم اور روح دونوں کے لئے ہم کو ایک طبیب کی ضرورت ہے اور چونکہ جسم و روح کے لئے ایک ظرف ہے اس لئے دونوں میں گہرا تعلق ہے۔ (کہ ہم ظرف ہیں) امراضِ جسم کے لئے بہترین طبیب وہ ہوگا جس کی نگاہِ لطف ہماری روح کی گہرائیوں میں امراض کا علاج اپنی رحمت کاملہ سے فرمارہی ہو۔ اور روح صحت حاصل ہونے کے بعد جسم کے امراض کو خود ہی دور کردے گی۔ طبیبِ مطلق کے احکام انتہائی جامع ہیں جس کے کنہ (حقیقت و ماہیت) کی دریافت آج اتنے انکشافاتِ علمیہ کے بعد بھی کماحقہٗ نہ ہو سکی۔ احکامِ شرع کے کچھ راز حل ہو سکے بہت تھوڑی سی باتیں معلوم ہو سکیں، لیکن اور آگے متلاشی نگاہوں کے لئے دفتر کے دفتر تیار ہیں۔ ہادئ مطلق وعندہٗ علم الکتاب کی تفسیر ہے اور ہم وما اوتیتم من العلم الا قلیلا سے مخاطب بین تفاوت (بطابقت فرقِ ظاہر) از کجاست تا بہ کجا

علامہ ہروی طہرانی مرحوم نے اپنے ایک وعظ میں ارشاد فرمایا تھا کہ تحقیقاتِ جدیدہ میں ثابت ہے کہ علوم مرتب بہ ترتیب خاص ہیں اور جب تک علمِ متقدم (ابتدائی علم) حاصل نہ ہو تحصیل علم متاخر ممکن نہیں اور ترتیب علوم اس طرح سے ہے۔ علم ریاضی، علوم فلکیہ، علوم طبیعہ، علم کیمیا، علم وظائف اعضاء تشریح، علم نفس و منطق۔ علمِ اقتصادی، سیاسی، علم تکوین و شعوب، علم نیز جمال، علم ماوراء طبیعت و روح، علم حقوق، علم سیاست۔ اس ترتیب سے ظاہر ہے کہ علم معرفت روح مرتبہٗ و ہم میں ہے اب جہالِ عرب روح کے متعلق کن چیزوں کو سمجھنے کا دعویٰ کر سکتے ہیں۔ یسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی۔ آج بھی ہم روح سے ناواقف ہیں اور

چونکہ روح اور جسم ایک دوسرے سے مسلسل ہیں، اس لئے جسم سے بھی کما حقہٗ ناواقف۔ زمانہ اتنی ترقی علم کے بعد بھی ہر سال بلکہ ہر مہینے ایک جدا تشریح کی کتاب پیش کر رہا ہے۔ اور ہر نئی تشریح گذشتہ مشاہدات کو کالعدم کر رہی ہے۔ یہ سلسلہ کب ختم ہو خدا ہی جانے لیکن علاج الامراض کے متعلق آج ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ روح کا حاکم جسم پر بھی حکومت کر سکتا ہے اور دعوتِ ایمان حقیقت میں دعوتِ اصلاحِ جسم و روح ہے۔

مغرب نے انکشافاتِ عصریہ کے تحت (کرومو پیتھی) علم الامراض باللون (رنگوں سے امراض کا علم) کے اصول کی تدوین کی چنانچہ امریکہ میں بہت سے شفاخانے قائم ہیں۔ جو صرف ان امراض کا علاج کرتے ہیں۔ جو رنگ سے پیدا ہوتے ہیں۔ دماغی امراض کے اطبائے خصوصی کا خیال ہے کہ جو بچے سفید رنگ دیکھنے کے عادی ہوتے ہیں ان کے جسم و دماغ ان بچوں سے زیادہ صحیح ہوتے ہیں۔ جو سیاہ اور میلے رنگ دیکھنے کے خوگر ہوتے ہیں۔ ان اطبا کا خیال ہے۔ کہ مجنون وہی لوگ ہوتے ہیں جو بچپن میں سیاہ رنگ دیکھنے کے عادی تھے (حاذق جنوری ۱۹۳۶ء)۔

اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ ارشاد ملاحظہ ہو۔

" سیاہ جوتہ نہ پہنو، بینائی کو ضعیف کرتا ہے، قوتِ باہ کو سست اور رنج و غم زیادہ ہوتا ہے۔ زرد نعلین (جوتے) پہننے سے آنکھوں کی روشنی تیز ہوتی ہے "۔

اِس طرح کپڑا پہننے کے آداب اور اس کے مختلف رنگوں کے متعلق ارشادات نظرِ غائر سے دیکھے جائیں تو ایک جداگانہ علم کے اسرار منکشف ہوں گے۔ اکل و شرب (کھانے پینے) کے متعلق ان مقدس ہستیوں کے اقوال قابل ملاحظہ ہیں۔ وہی چیزیں کھانے اور پینے کی مفید اور ضروری بتائی گئی ہیں جن کے متعلق آج تحقیقاتِ جدیدہ نے بتلایا ہے کہ اس میں حیاتین (وِٹامنز) کافی مقدار میں موجود ہیں، مثلاً جو۔ دودھ۔ انار۔ پالک وغیرہ ایسے اور مختلف چیزوں کے افعال و خواص بھی بیان کئے گئے ہیں۔

غرض ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ طبِّ جدید کے متعلق یورپ کا ہر انکشاف بانیٔ اِسلام کے مقدّس اقوال کی تصدیق کرے گا۔ عقل کی دنیا ہمارے شرعی اُوامر و نواہی کو طِبّ کی کسوٹی پر جانچے گی۔

اِس معیار پر نہ صرف صوم وصلوٰۃ کے احکام پورے اُتریں گے بلکہ معصومین کے عام ہدایات اِنکشافات جدیدہ کی جان بَن جائیں گے۔ حضرت علی ابنِ موسیٰؑ الرّضا نے مامون رشید کو ایک خط میں یوں مخاطب فرمایا۔

"اَے بادشاہِ وقت آگاہ ہو کہ خدا اَپنے بندے کو کسی مرض میں مبتلا نہیں کرتا، جب تک کہ اس کے لئے دَوا مقرّر نہ فرمائے۔ جس سے اس کا علاج ہو سکے۔ پس ہر قسم کے مرض کے لئے ایک قسم دَوا کی اور ایک علاج تدبیری موجود ہے۔ نیز اس بات سے آگاہ ہونا ضروری ہے کہ جسم انسان کی مثال سلطنت کی سی ہے۔ پس اس مُلکِ جَسَد کا بادشاہ تو قلب (روح)، اور اس کے عامل اَعصاب اور دماغ۔ دارالسّلطنت اِس مُلک کا دِل ہے۔ اور جاگیر اس کی کُل جسم۔ اور مدد گار دونوں ہاتھ، دونوں پاؤں، دونوں ہونٹ، دونوں آنکھیں، دونوں کان اور زبان۔ معدہ اور پیٹ اس کا خزانہ ہے، سینہ اس کا حجاب۔ ہاتھ ایسے مُمدّ کار کہ بادشاہ کے حکم کے مطابق ہر کام کرتے ہیں۔ جس چیز کا حکم دیتا ہے پاس لے آتے ہیں۔ جس چیز کی نسبت حکم دیتا ہے دُور کر دیتے ہیں۔ پاؤں جہاں جہاں وہ چاہتا ہے لئے پھرتے ہیں آنکھیں بادشاہ کو وہ چیزیں دِکھاتی ہیں جو اس سے پوشیدہ ہیں۔ کیونکہ بادشاہ خود پسِ پردہ ہے۔ اس تک کوئی چیز پہونچ ہی نہیں سکتی۔ مگر آنکھوں کے ذریعہ جو چراغ کا کام بھی دے رہی ہیں۔ دُو مددگار اور پاسبان قلعہ جَسَد دونوں کان ہیں۔ جو بادشاہ تک ایسی چیزیں پہنچا سکتے ہیں۔ جو بادشاہ کے مزاج کے موافق ہوں۔ یا بادشاہ ان کو حکم دیدے۔ پس جب بادشاہ ان کے ذریعہ سے کچھ سننا چاہتا ہے۔ تو وہ ایک ڈھول بجا دیتے ہیں۔ جو ان ہی میں موجود ہے۔ جس کے ذریعہ سے بادشاہ جو کچھ

ہنا ہے سُن لیتا ہے۔ اور جو مناسب سمجھتا ہے جواب دے دیتا ہے۔ زبان بادشاہ کے
رادے ظاہر کرنے کا آلہ ہے۔ جس کی حرکت کئی آلات پر موقوف ہے۔ منجملہ ان کے سانس
ں ہوا، معدے کے ابخرات، ہونٹوں کی امداد ہے۔ پھر ہونٹوں میں جو قوت ہے اسکا وجود
بان کی موجودگی پر موقوف ہے۔ اِس طرح ایک کا وجود دوسرے کے لئے ضروری ہے
ب زبان کا اظہار جس کو کلام کہتے ہیں خوبصورت ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ سوائے اِس صورت
کے کہ ناک میں گونج کر آئے۔ اسی وجہ سے کلام کی زینت کے لئے ناک پیدا کی گئی ہے جسمیں
لام اسی طرح زینت پاتا ہے جیسے نفیری والے کی آواز نفیری میں۔ ناک کے نتھنے علاوہ
س نفیری کا کام دینے کے ایک اور خدمت بھی ادا کرتے ہیں کہ وہ یہ ہے' بادشاہ جن
شبوؤں کو پسند کرتا ہے وہ اس تک پہنچاتے ہیں۔ اور جو بدبودار ہوا بادشاہ کو ناپسند
وتی ہے ہاتھوں کو حکم دیتا ہے کہ سامنے آکر اس کو روک دیں۔ اِس بادشاہ ملکِ جسم
کے لئے ثواب مقرر کیا گیا ہے، اور عذاب بھی۔ مگر اس کا عذاب دنیا کے ظاہری بادشاہوں
کے عذاب سے زیادہ سخت ہے۔ اور اس کا ثواب ان کے ثواب سے بمراتب اعلیٰ۔
س کے عذاب کا نام رنج ہے۔ اور ثواب کا نام خوشی۔ رنج کی اصل طحال (تلی) میں
ہے۔ اور خوشی کی، گردوں اور معدے کی جھلی میں ہے۔ ان دونوں مقامات سے دو،
یں چہرے تک آئی ہیں یہی وجہ ہے کہ خوشی اور رنج کے آثار چہرے پر نمایاں ہو جاتے ہیں۔
س قسم کی رگیں سب کی سب بادشاہ اور اس کے عاملوں کے مابین راستے ہیں۔ اس کا
وت یہ ہے کہ جس وقت آدمی کوئی دوا پیتا ہے۔ رگیں بادشاہ کے حکم سے اس دوا کے اثر
بیماری کے مقام تک پہنچا دیتی ہے ——— اے بادشاہِ وقت! آگاہ ہو کہ جسم
سان بمنزلہ عمدہ زمین کے ہے۔ جس کا مقررہ معمول یہ ہے کہ اگر باقاعدہ تردد کیا جائے
ر ٹھیک اندازے سے اس میں آب پاشی کی جائے یعنی نہ تو اتنا زیادہ پانی ہو کہ اس کو
ڈ دے، اور نہ اتنا کم ہو کہ خشک ہو جائے تو نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کھیتی استقرار پکڑتی ہے

اور زراعت عمدہ ہوتی ہے، منافع زیادہ ہوتا ہے۔ اور اگر اس سے غفلت کی جائے تو
زراعت ایسی خراب ہو جاتی ہے کہ ایک تنکا تک اس میں نہیں اُگتا۔ یہی حالت جسم کی
سمجھنی چاہیئے۔ اگر کھانے پینے وغیرہ کی تدبیروں سے اس کی اصلاح کرتے رہیں تو صحیح
رہتا ہے اور اس کی صحّت سے عافیت برقرار رہتی ہے۔ پس جو چیزیں بادشاہ کے معدے
کے لئے موافق ہیں ان سب کا خیال رکھنا چاہیئے، کیونکہ وہ جسمانی قوّت کے برقرار رکھنے
والی ہیں۔ حتیّ الامکان ان ہی کا استعمال بھی چاہیئے اور اے بادشاہ! یہ بھی یاد رکھ
کہ طبیعتیں مختلف ہیں۔ اور طبیعت اس شئے کو پسند کرتی ہے جو اس کے مطابق اور
موافق ہو۔ اس کو ہی غذا میں اختیار کیا جائے اور اس بات کو بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ جو
شخص اندازے سے زیادہ کھانا کھالیتا ہے اس سے اسے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ اور
جو اس انداز سے غذا کھاتا ہے کہ نہ زیادہ نہ کم ہو تو اس سے فائدہ ہی فائدہ پہنچتا ہے
بعینہٖ یہی حالت پانی کی ہے۔ پس مناسب ہے کہ ضرورت کے مطابق اور موافق کھانا
کھایا جائے اور کچھ اشتہا باقی رہنے پر کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا جائے۔ کیونکہ بادشاہ
کے جسم اور معدے کے لئے یہ معمول سب سے بہتر ہوگا کہ اس سے عقل زیادہ صحیح رہے گی
جسم ہلکا اور تندرست رہے گا۔ اے بادشاہِ وقت! موسمِ گرما میں ٹھنڈی چیزیں
کھانی چاہئیں، جاڑے میں گرم، اور معتدل موسم میں معتدل، مگر ضرورت سے
زیادہ کبھی نہیں۔ کھانا شروع ان غذاؤں سے کرنا چاہیئے جو زود ہضم ہوں۔ پھر کسی چیز کا
زود ہضم یا دیر ہضم ہونا، کھانے والے کی خواہش، عادت، طاقت، عمر اور موسم وغیرہ پر
موقوف ہے۔ مناسب ہے کہ بادشاہ کے کھانا کھانے کا وقت گیارہ بجے کے قریب
ہونا چاہیئے یا تو دن رات میں ایک مرتبہ یا دو دِن میں تین مرتبہ، اس طرح کہ پہلے
دِن اوّل صبح پھر شام، پھر دوسرے دن گیارہ بجے کے قریب، اور اُس دن، شام کا کھانا
موقوف۔ یہ وہ حکم ہے جو میرے جدِّ امجد جناب محمد مصطفٰے صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے میرے

تو ہذا علی جناب امیر المومنین علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام کو دیا تھا کہ ایک دن ایک مرتبہ
کھانا کھایا کرو اور دوسرے دو مرتبہ۔ اور کھانا اس انداز سے ہو کہ نہ کم نہ زیادہ، اور کچھ اشتہا
باقی رہنے پر کھانا چھوڑ دینا چاہیئے۔ پھر بادشاہ کو کھانے کے بعد وہ صاف اور پرانی شراب
(شراب الصالحین) جس کا پینا حلال ہے، استعمال کرنا چاہیئے، جس کا نسخہ معالجات
میں شامل ہے۔

اے بادشاہ! یہ بھی یاد رکھ کہ نفوس کی قوت مزاج بدن کے تابع ہے پس جیسے
جیسے ہوا مختلف اوقات میں بدلتی جاتی ہے ویسے ہی مزاج بھی بدلتے جاتے ہیں۔ کبھی ہوا
ٹھنڈی ہوتی ہے اور کبھی گرم۔ ویسا ہی بدن میں بھی اثر ہوتا ہے۔ اور جن مقامات میں
ہوا مسلسل گرم یا سرد ہوتی ہے وہاں ایسا ہی اثر مزاجوں کے مطابق صورتوں سے ظاہر
ہوتا ہے۔ اور جہاں ہوا معتدل ہوتی ہے وہاں اجسام کے مزاج بھی معتدل ہو جاتے
ہیں۔ ان کے علاوہ مزاجوں کے دیگر تفرقات، تغیرات، حرکات طبعی سے درست ہوتے
ہیں۔ حرکات طبعی یہ ہیں۔ ہضم، جماع، سونا، چلنا، پھرنا اور آرام وغیرہ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ
نے تمام اجسام کی بناء چار طبیعتوں پر قرار دی ہے۔ سودا، صفراء، خون، بلغم۔ دو ان
میں سے حار (گرم) اور دو بارد (ٹھنڈے) پھر ان دو دو میں بھی اختلاف رکھ دیا یعنی
دو حار میں ایک رطب (تر) ہے، اور ایک یابس (خشک) علیٰ ہٰذا القیاس۔ دونوں
بارد دل میں پھر ان چاروں خلطوں کو جسم کے چار حصوں پر تقسیم کیا۔ سر، سینہ، پہلو، پیٹ
کے نیچے کا حصہ۔

(۱) سر دونوں آنکھیں، دونوں کان، دونوں (ناک کے) نتھنے، اور منہ سا اس سلسلے
سلسلے میں خون کا غلبہ ہے۔ (۲) سینے میں بلغم اور ریاح۔ (۳) پہلوؤں میں خلطِ صفراء۔
(۴) پیٹ کے نیچے کے حصے میں سودا۔

اے بادشاہ! یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ نیند دماغ کی حاکم ہے، اور بدن کم

قوت کا مدار اسی پر ہے۔ پس جب بادشاہ سونے کا ارادہ کرے تو پہلے داہنی کروٹ لیٹے اور پھر بائیں کروٹ ہو لے، اسی طرح پہلو بدل بدل کر سوئے۔ جب بیدار ہو کر اُٹھنے لگے تو داہنی کروٹ ہی سے اُٹھے یعنی جس کروٹ پر سوتے وقت لیٹا تھا۔ اسی طرح علی الصبح اُٹھنے کی بھی عادت ہو (خاص کر جب دو گھنٹے رات باقی رہے) اُٹھ کر، بیت الخلاء جانا چاہیئے اور وہاں ضرورت سے زیادہ ٹھہرنا نہیں چاہیئے۔ کیونکہ اِس سے بواسیر پیدا ہوتی ہے۔

اَے بادشاہ! یہ بھی یاد رکھ کہ جو حالتیں انسان کی مختلف اوقات میں ہوتی ہیں وہ چار ہیں۔

(۱) وہ حالت جو پندرہویں (۱۵) سال سے پچیسویں (۲۵) سال تک رہتی ہے۔ اور یہ زمانہ اسکے شباب، حسن و خوبی کا ہے۔ جسم میں خون کا غلبہ ہوتا ہے۔

(۲) وہ حالت ہے جو پچیس برس سے شروع ہو کر پینتیس برس تک رہتی ہے۔ اسمیں بالعموم خلطِ صفراء غالب ہوتی ہے جسمانی قوت کی انتہا کا یہی زمانہ ہے کیونکہ پھر ایسی قوت کبھی نہیں آتی۔

(۳) پینتیس سال سے پھر تیسری حالت شروع ہوتی ہے اور یہ ساٹھ برس تک رہتی ہے۔ اس زمانہ میں خلطِ سودا غالب ہوتی ہے۔ حکمت، موعظت، معرفت وغیرہ کا یہی زمانہ ہے۔

(۴) یہاں سے چوتھی حالت شروع ہوتی ہے۔ اِس میں بلغم کا غلبہ ہوتا ہے، وہ حالت جس میں انحطاط غالب رہتا ہی ہے۔ بڑھاپا، عیش کا منغض ہو جانا زندگی کا وبال معلوم ہونا تمام قوتوں کا گھٹنا جس میں طرح طرح کی خرابیاں پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اور انتہا اِس کی یہ ہوتی ہے کہ ہر شئے کے متعلق بھول پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ یہ زمانہ خلطِ بلغم کے غلبہ کا ہے۔ جس کا مزاج بارد (ٹھنڈا) اور جامد (جما ہوا) ہے اسکی ٹھنڈک، جمود اِنجماد، بالآخر اس جسم خاکی کے فنا کا باعث ہو جاتی ہے۔ (اَلسَّمَاءُ وَالعَالَم۔ رسالہ ذہبیہ مترجمہ مولانا مقبول احمد)۔

"باب الہدایات" میں ہزاروں ایسے ارشادات جمع کئے جاسکتے تھے۔ جن کا کلیۃً تعلق علم طب سے ہے مگر ان کو علیحدہ جمع کرکے ایک جدا کتاب پیش کی جائیگی (علامہ رشید ترابی مرحوم کی عمر نے وفا نہ کی لہٰذا قوم ایسی شاہکار کتاب سے محروم رہ گئی) خاتمہ پر محققین اطباء کے لئے کلام مجید کی دو چار آیتیں نقل کی جاتی ہیں تاکہ نکتہ سنج، دقیقہ شناس درج طب کو قرآن سے تلاش کرکے حاصل کرسکیں اور پھر اسی اصول کو علاج الامراض میں مدِ نظر رکھیں۔

غذا

كُلُوا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ...... الخ پ ۱۶ سورہ طٰہٰ نمبر ۸۱۔

(ترجمہ) ہم نے جو پاکیزہ نفیس چیزیں تمہیں دی ہیں ان کو کھاؤ۔ اس میں حد سے مت گذرو کہ کہیں میرا غضب تم پر واقع ہوجائے، اور جس شخص پر میرا غضب ہوتا ہے وہ بالکل گیا گذرا ہوا ہے۔

حرمتِ بعض اشیاء

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ ...... الخ پ ۲ سورہ بقرہ ۱۷۳۔

(ترجمہ) تحقیق اللہ نے تم پر حرام کردیا مُردار کو اور خون کو اور سوّر کے گوشت کو اور وہ جو غیر اللہ سے منسوب ہو پھر بھی (بوجہ عذر شرعی) بیتاب ہوجائے اور محض طالبِ لذّت نہ ہو اور نہ حد سے تجاوز کرنے والا ہو تو اس شخص پر کوئی گناہ نہیں، واقعی اللہ بڑا غفور و رحیم ہے۔

ماہیّتِ شئے

وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ط الخ پ ۸ سورہ الانعام نمبر ۱۲۱۔ (ترجمہ) تم ظاہری گناہ کو بھی چھوڑ دو، اور باطنی گناہ کو بھی ترک کردو۔

وجہِ منع شربِ خمر

(شراب و منشیات کی ممانعت کا سبب) الخ پ ۲ البقرہ ۲۱۹۔

وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ۚ (ترجمہ) "ممنوعات میں" کچھ فائدے بھی ہیں۔ مگر ان ممنوعہ (گناہ) والے امور میں نقصان زیادہ ہیں۔

غسل جنابت

الخ پ ۶ سورہ المائدہ نمبر ۶۔
وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ۚ (ترجمہ) تم جنابت کی حالت میں ہو تو سارا بدن پاک کرو۔

منع ضبطِ تولید (خاندانی آبادی کی منصوبہ بندی کی ممانعت)

الخ پ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل نمبر ۳۱ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ۭ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ۝

(ترجمہ) اور اپنی اولاد کو ناداری وافلاس کے اندیشہ سے مت قتل کرو کیونکہ ہم ان کو بھی رزق دیتے ہیں اور تم کو بھی، بیشک انکا قتل کرنا بڑا بھاری گناہ ہے۔

اصول

الخ پ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل نمبر ۸۴۔ قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰي شَاكِلَتِهٖ ۭ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ۝

(ترجمہ) آپ فرما دیجئے کہ ہر شئے اپنے مقرر کردہ طریقے پر سرگرم عمل ہے سو تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے اسے جو ٹھیک راہ پر ہے (شاکلہ کے بارے میں مفصل بحث مقدمہ میں کی جاچکی ہے۔)

فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝
سو اگر تمہیں علم نہیں ہے تو اہل الذکر سے پوچھ لیا کرو۔ (الانبیاء آیت ۷)

کوکبِ دُرّی

فضائلِ علی کرم اللہ وجہہ

فضائل و مناقب حضرت علی علیہ السلام پر نایاب ترین کتاب جسمیں تاریخ اسلام کی مستند ترین شخصیات کے اقوال و بیان جو اسلامی معتبر ترین کتابوں میں موجود ہیں انہیں مشہور زمانہ معتبر ترین عالمِ اہلِ سُنت مولانا حضرت سید محمد صالح کشفی صاحب قبلہ مرحوم ترمذی، سنی الحنفی نے اس کتاب میں تحریر فرماتے ہیں۔ اس کی اہمیت و افادیت میں جناب مولانا سید محمد سبطین صاحب قبلہ سرسوی مرحوم و مغفور نے اس کا مقدمہ و تتمہ تحریر فرماکر اس میں مزید اضافہ کر دیا ہے ترجمہ جناب مولوی سید شریف حسین صاحب سبزواری مرحوم نے آسان و سلیس زبان میں کیا ہے۔

کوکبِ دُرّی فضائل و مناقب مولائے کائنات امام العارفین حضرت علی علیہ السلام کا عظیم الشان خزانہ ہے۔

ذاکرین دواعظین و محققین حضرات کے لئے بہترین کتاب ہے۔

صفحات ۵۷۵۔ سائز ۲۶ × ۲۰ مجلد ریگزین سنہری ڈائی۔

طباعت کاغذ بہترین۔ ھدیہ صرف .... آج ہی طلب کریں۔